

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 جولائی 2022ء بمطابق 18 ذی الحجہ 1443 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

فَلْ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَلِّ الْعَادِينَ ﴿١١٣﴾ فَلْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنْمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبْنًا وَآنَ كُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَلَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" ﴿١١٢﴾ وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" ﴿١١٣﴾ ارشاد ہوگا "تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا" ﴿١١٤﴾ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" ﴿١١٥﴾ پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا ﴿١١٦﴾ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پاسکتے ﴿١١٧﴾ اے محمدؐ، کو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے" ﴿١١٨﴾۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

حلف وفاداری رکنیت

Mr. Deputy Speaker: Item No. 2. I welcome to Mr. Fazal Maula, Member elect and to please stand in front of his seat to take oath.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن، جناب فضل مولانا نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ آخر میں ضمیمہ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مبارک ہو جی۔

(تالیاں)

جناب فضل مولانا: مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Item No. 2 (ii). Mr. Fazal Maula, honourable Member, to please come forward to sign in the Roll of Members.

Signature کے لئے سیکرٹری صاحب کے ٹیبل پہ رجسٹر پہ Sign کریں آپ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مبارک شہ جی۔

(تالیاں)

سپاس تمنیت

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنے آئریبل ممبرز کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے آئریبل ممبر کو مبارکباد دیں۔

ڈاکٹر امجد صاحب! چونکہ یہ آپ کا پرانا حلقہ تھا تو Start آپ سے ہی لیتے ہیں جی۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب، زہ دے تو لوناہ مخکبہنی حاجی فضل مولانا صاحب منتخب

ممبر پر او نیشنل اسمبلی تہ مبارکباد ورکوم۔ د ہغی نہ بعد زہ د خیل قیادت، د

خیل چیئرمین عمران خان صاحب، د خیل چیف ایگزیکٹو محمود خان صاحب

شکر یہ ادا کوم چہ مسین دا باندہی، فضل مولانا حاجی صاحب عرف مسین دا

باندہی ہغوی د اعتماد اظہار او کرو۔ د فضل مولانا صاحب جی دیرہ لویہ ہستری

دہ، د دہ پہ سیاست کبہنی، پہ سماجی کارونوں کبہنی، فلاحی کارونوں کبہنی

دیر لویہ خدمات دی۔ پہ مختلف پارٹو کبہنی دہ خیل خدمات د دہی نہ مخکبہنی

پيش ڪري دي خود هغې نه بعد ڪله پاڪستان تحريڪ انصاف ده Join ڪرے دے نو دوي ته خپل اصل مقام پاڪستان تحريڪ انصاف او د پاڪستان تحريڪ انصاف قيادت وركرو۔ نن ده الحمد للہ نن يواځي چي ڪوم ده حلف واغستو ده تيره جماعتي اتحاد پي دي ايم ته شڪست وركرے دے ، دا ڀيره لويه خبره ده چي په سوات ڪنڀي د دوي خلاف ٽول جماعتونه بشمول پي دي ايم او بشمول جماعت اسلامي د ده خلاف مڪمل چي څومره پارٽي وي هغو اتحاد ڪرے وو او د هغه اتحاد باوجود حاجي صاحب د هغه شخصيت او د پارٽي خدمات او د پارٽي وركران د هغو هم شڪريه ادا ڪوم چي هغوي دن رات محنت ڪرے دے او فضل مولا صاحب چي نن الحمد للہ په دي سيٽ باندې ناست دے۔ نو د دي خبري دا ثبوت دے ڪله چي تاسو بيگا او ڪتل چي بيگا ، بيگا ڪوم اليڪشن پرون اوشو، په هغې ڪنڀي چي ڪوم پي دي ايم دے هغې ته چي شڪست اوشو، نو د دي شروعات په دي شڪستونو چي شي نو هغه حاجي فضل مولا صاحب د اختر نه مخڪنڀي ڪوم ضمنی اليڪشن د سوات شوي وو د هغې نه ڪرے وو او پرون پرې ٽاپه اولگيده۔ زما خيال دے چي دي ايم نور په دي ملڪ ڪنڀي سياست ختم دے او دا د دي خبري تعين دے ڪه دا ٽولي پارٽي رايو شي نو زما خيال دے چي بيا د پاڪستان تحريڪ انصاف Candidate له او عمران خان له هغوي شڪست نه شي وركولي، نو دا دي شروعات حاجي فضل مولا صاحب د حلقې نه شوي وو او د هغې نه بعد چي دے پرون په پنجاب ڪنڀي چي ڪم ضمنی اليڪشن اوشو، دا ضمنی اليڪشن يواځي دي ايم خلاف نه وو، ديڪنڀي اليڪشن ڪميشن ڪه مونڙ اوگورو جي د فضل مولا صاحب په اليڪشن ڪنڀي ڪه زه به د هغوي حلقې ته چونڪه زه دوه پيري د هغې نه ايم پي ايم اے پاتي شوې وومه، نو چي زه به ڪله هلته لاس نيوي له هم لارمه نو ما ته به هلته ڪنڀي بيا شوڪاز نوٽس ملاويدو چي يره ته لاس نيوي له ولي راغلي ٿي، د دي ادارو باوجود دي خلقو ته شڪست ملاويدل دا د عمران خان د بيانيي دا هغه جيت دے چي د عمران خان ڪومه بيانيه وه، ڪوم Regime change وو، د غيرو چي ڪوم ايجنڊا وه، په هغه وجه باندې عمران خان د دي ملڪ نه لڙ ڪرے وو، د مهنڱائي په نوم باندې دوي عمران خان لڙي ڪرے وو، نن تاسو اوگوري په ملڪ ڪنڀي د

پیتروں خہ قیمت دے، پہ ملک کبھی د لوڈ شیڈنگ خہ مسئلہ دی، خومرہ لوڈ شیڈنگ پہ دے ملک کبھی کبھی۔ پہ ملک کبھی تاسو اوگوری چہ یو یو شہ چہ غریبانانو دا د هغوی د اغستو نہ ہی بسہ دی غریبانان، غوری نہ شی اغستہ، چینی نہ شی اغستہ۔ نو مونر دا وایو چہ دغہ پی دی ایم کہ فرض کرہ نن دوئ لگیا دی چہ دا د آئی ایم سرہ خان صاحب معاہدہ کرہ وہ یا تیر گورنمٹ کبھی معاہدہ کرہ وہ، نو چہ هغه معاہدہ کرہ وہ نو تاسو ولہی دا حکومت اغستو؟ تاسو تہ دا پتہ نہ لگیدہ تاسو راندہ وئ۔ نوزہ وایم چہ ان شاء اللہ چہ کوم نن حاجی صاحب حلف و اغستو هغه تہ سپیشل مبارکباد، د هغه حلقہ د ٲول سوات د ٲول کہے پی خومرہ د پی ہی آئی ورکران دی دا د هغوی گتہ دہ۔ دیرہ مننہ والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، دیرہ شکر یہ۔

میرے خیال سے میں اپنے فضل مولا صاحب کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور یہ عوامی رائے ہوتی ہے جناب سپیکر، اور جو کل پنجاب کا الیکشن ہوا کم از کم وہ لوگ جو کہتے تھے یہ Selected لوگ ہیں تو کم از کم یہ دھبہ تو اب دھل گیا لیکن Imported حکومت کا دھبہ تب دھلے گا جب یہ خود Resign کر کے چلے جائیں۔ میرے خیال سے اب وقت ہے کہ نئے انتخابات کرائے جائیں اس ملک کے اندر، کیونکہ جو ملک کے حالات ہیں وہ اس ڈگر پہ پہنچ چکے ہیں کہ لوگ تنگ آچکے ہیں اور حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک ہی حل ہے اس ملک کا کیونکہ جو اس وقت حکومت وفاق کے اندر ہے وہ صرف اسلام آباد تک محدود ہو گئی ہے اور اسلام آباد تک محدود ہو کر اگر وہ پیٹرول کی قیمتیں کم نہیں کر سکتی ہیں، اگر وہ ڈالر کو نیچے نہیں لاسکتی ہے، اگر وہ عوام کی مشکلات کم نہیں کر سکتیں جناب سپیکر، تو پھر سوچنا پڑے گا کیونکہ صرف اگر ایک Islamabad Territory میں گورنمنٹ جو ہے وہ پورے پاکستان کو کنٹرول کریں وہ ہو نہیں سکے گا اب اور ابھی میرے خیال سے آج یا کل ہو سکتا ہے پی ڈی ایم خود بھی اس پہ سوچ رہی ہے کچھ فیصلہ کرے گی لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ عوام یہ خوشخبری سننا چاہتے ہیں کہ الیکشن کب ہوں گے کیونکہ الیکشن کے بغیر اس ملک کا کوئی حل نہیں ہے۔ موجودہ حکومت جو وفاق کی ہے بد قسمتی سے کوئی ایجنڈا لے کر تو آئی نہیں تھی تو جس بھنور میں وہ پھنسی ہے اس سے سوائے الیکشن کے وہ ملک کو اس بھنور

سے نکال بھی نہیں سکتی۔ ابھی آپ نے Recently جو حالیہ بارشیں ہوئیں اس میں بد قسمتی سے ہم نے کچھ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں لیکن میں ناراضگی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ کراچی Miny Pakitsan ہے اور یہ Issue صرف آج کا نہیں ہے یہ گزشتہ 70/77 سال ہوئے ہیں، میں بھی کراچی میں پڑھا ہوں، اس وقت سے لے کے آج تک Drainage system جو ہے وہ کراچی کا آج تک ٹھیک نہیں ہو سکا۔ تو یہ ایک Issue ہے، عوامی Issues ہیں۔ غم و غصہ ہے لوگوں کے اندر کہ جس طریقے سے عمران خان کی حکومت کو ختم کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ دودھ اور شہد کی نہریں بہادی جائیں گی عوام کے لئے وہ تو ہو نہیں سکا۔ تو میری اب گزارش ہے جناب سپیکر، کہ اس ملک کے اوپر رحم کیا جائے۔ میں شکر گزار ہوں پنجاب کے عوام کا اور میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ پنجاب کی عوام نے ہمیشہ پاکستان کے لئے قربانی دی ہے اور آج جب یہ وقت آیا ہے جناب سپیکر، کہ پاکستان جس دورا ہے یہ ہے کہ اس نے فیصلہ کرنا تھا کہ وہ ایک طرف امریکہ اور جو Pressure ڈالا جا رہا ہے آئی ایم ایف کا، لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے، ایک طرف وہ Pressure اور ایک طرف آزادی، خود مختاری۔ تو آج جو بیانیہ عمران خان نے دیا تھا کہ جی ہم آزاد خود مختار قوم ہیں تو پنجاب کی عوام نے جو فیصلہ کیا ہے میں اس پہ ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں یقین کرتا ہوں ان شاء اللہ جناب سپیکر، کہ اب ملک صحیح ڈگر پہ آچکا ہے۔ اب یہ وقت ہے کہ الیکشن کرائے جائیں اور عوام کی رائے کو اہمیت دی جائے اور جو لوگ کہتے تھے کہ ووٹ کو اہمیت دو تو ووٹ کو اہمیت دینے کا اب وقت آ گیا ہے کہ آپ نئے انتخابات کرائیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Kamran Bangash, Kamran Bangash.

جناب کامران خان۔ نگلش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکر یہ مسٹر سپیکر۔ میں تہہ دل سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں ہمارے بڑے بھائی فضل مولا صاحب کو کہ آج وہ منتخب ہو کر ایک بہت بڑی جدوجہد کے بعد آج اس اسمبلی کے ممبر بنے ہیں، یہ یقینی طور پر تحریک انصاف کی اس بیانیہ کی جیت ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکا ہے۔ آج یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا، آج ان کی جیت پاکستان تحریک انصاف کی کارکنوں کی جیت ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر سپیکر، 17 جولائی کا جو معرکہ ہوا ہے جو حق اور باطل کا معرکہ تھا جس میں ایک طرف چور، لٹیروں، ڈاکو، ضمیر فروش لوٹے ایک طرف تھے اور دوسری طرف پاکستان کے عوام کی خودداری اور خود مختاری کی جنگ تھی۔ مسٹر سپیکر، ایک طرف تقسیم اور تفریق کی سیاست تھی۔ خیبر پختونخوا کے عوام کے اوپر 25 مئی کو جبر و تشدد کیا گیا۔ خیبر پختونخوا کے

لوگوں کے داخلے کے اوپر پابندی لگائی گئی۔ خیبر پختونخوا کے منتخب وزیر اعلیٰ کے اوپر دہشتگردی کے مقدمات بنائے گئے۔ خیبر پختونخوا کے پختونوں اور پنجابیوں کو لڑانے کی کوشش کی گئی، پختونوں اور سندھیوں کو لڑانے کی کوشش کی گئی، سندھیوں اور بلوچوں کو لڑانے کی کوشش کی گئی، یہ وہ تفریق کی سیاست تھی جو Imported حکومت اپنے ساتھ لے کر آئی، جو 1990 اور 1980 کی سیاست لے کر آئی وہ، پاکستان کے عوام میں خوف اور ڈر لے کر آنے کی کوشش کی، لوگوں کے اوپر ایف آئی آرز کاٹنے کی دھمکیاں دے دی گئیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کے پاسپورٹ اور شناختی کارڈز بلاک کرنے کی دھمکیاں دے دی گئیں۔ مسٹر سپیکر، کل کے الیکشن میں ایک بہت بڑی سازش بھی بے نقاب ہوئی کہ الیکشن کمیشن نے برملا کہا کہ چالیس لاکھ لوگ جو زندہ تھے ان کو فوت شدگان ظاہر کیا گیا تھا، یہ Rigging تھی، دھاندلی کا ایک بہت بڑا منصوبہ تھا۔ یہ دھاندلی نہیں تھی مسٹر سپیکر، یہ دھاندلہ ہو رہا تھا پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ اور پاکستانی عوام کے ساتھ۔ کل پاکستان کی عوام جیت گئی، کل پاکستان کی جمہوریت جیت گئی۔ (تالیاں) ایک طرف، ایک طرف تقسیم اور تفریق کی سیاست، ایک طرف پاکستان کو نفرتوں کے دلدل میں، نفرتوں کے بھنور میں لے کر جانے کی سیاست، دوسری طرف عمران خان جو ڈٹ کر کھڑا رہا، عمران خان کے کارکنان ڈٹ کر کھڑے رہے اور جو تیرہ جماعتی اتحاد تھا اور جو لوٹے تھے جو خود کو کہتے تھے کہ ہم اے ٹی ایم ہیں، جو میڈیا کے اوپر جس طریقے سے پروپیگنڈا کیا گیا، جس طریقے سے تجزیہ نگاروں نے غلط تجزیے پیش کئے، جس طریقے سے الیکشن کمیشن کا Role تھا مسٹر سپیکر، اس کے باوجود پاکستان تحریک انصاف کے کارکن پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور پنجاب کے ووٹرز ڈٹ کر کھڑے رہے۔ مسٹر سپیکر، یہ پاکستان میں نئے دور کا آغاز ہے۔ مسٹر سپیکر، پاکستان میں اب کوئی بھی کسی قسم کی دھاندلی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اب ان شاء اللہ وقت ہے مسٹر سپیکر، میں اس اسمبلی کے فلور سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں، میرے قائد عمران خان نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر فوری مستعفی ہو جائے۔ یہ خیبر پختونخوا اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ چیف الیکشن کمشنر مستعفی ہو، آزاد اور شفاف الیکشن کا انعقاد کرایا جائے اور ان شاء اللہ جب آزاد اور شفاف الیکشن ہوں گے۔ کل کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کل ہمارے ساتھ دھاندلی ہوئی، ہماری خیبر پختونخوا کی قیادت کے اوپر پنجاب میں داخلے پر پابندی لگائی گئی۔ مسٹر سپیکر، آرٹیکل 19 کی Constitution of Pakistan کی دھجیاں بکھیر دی گئیں مسٹر سپیکر، لیکن تحریک انصاف کے کارکن ڈٹ کر کھڑے رہے۔ Imported حکومت کے منہ پر یہ طمانچہ ہے کہ اکثریتی جماعت جو اسمبلی

سے باہر ہے جن کے اوپر Imported حکومت مسلط کی گئی ہے ایک بیرونی سازش، بیرونی ایجنڈے کے تحت، کل پاکستان کی غیور عوام نے، پنجاب کی عوام، پنجاب کے ووٹرز نے اس کو ملیا میٹ کیا، اس کو دفنایا۔ کل کا دن تاریخ میں لکھا جائے گا کہ ایک طرف عمران خان اور اس کے کارکن اور عوام کھڑی تھی اور ایک طرف بہت بڑا مافیاء تھا جس کو ٹکر کے لوگ ملے، اس کو پہلی دفعہ ٹکر کے لوگ ملے اور ان لوگوں نے شکست دی طاقتور مافیاء کو، وہ شکست جو رہتی دنیا تک ان شاء اللہ یاد رہے گی۔ اب وقت ہے ان شاء اللہ کہ الیکشن ہو جائے کہ الیکشن ہو جائے، صاف اور شفاف الیکشن ہو۔ ان شاء اللہ میں مبارکباد دیتا ہوں Treasury Benches کے تمام ممبران کو جنہوں نے محنت کی، جنہوں نے اپنی کوشش کی، یہاں سے لوگوں نے حوصلہ افزائی کی، خیبر پختونخوا کی کارکردگی عوام کے سامنے ہے، عمران خان کی کارکردگی عوام کے سامنے ہے۔ وقت ہے الیکشن کا، صاف شفاف الیکشن کا۔ عمران خان دو تہائی اکثریت سے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان منتخب ہوں گے ان شاء اللہ، بہت بڑا معرکہ ہے ہمارے سامنے پاکستانی عوام میں خوشی کی لہر ہے۔ مافیاء اور Status-quo کا خاتمہ ہو چکا ہے اب وقت ہے الیکشن کا صاف شفاف کا۔ میں ایک دفعہ پھر سے تمام Treasury Benches کے نمائندگان کی جانب سے اور اس اسمبلی کی جانب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ چیف الیکشن کمشنر فوری طور پر مستعفی ہو کیونکہ پاکستان کی سب سے بڑی جماعت ان کو نہیں مانتی، ہم ان کو Unbiased نہیں سمجھتے۔ اب وقت ہے کہ وہ مستعفی ہو اور پاکستان الیکشن کی طرف جائے، صاف شفاف الیکشن ہو اور ان شاء اللہ دو تہائی اکثریت سے پاکستان تحریک انصاف آئے گی۔ عمران خان ملک کے مضبوط ترین وزیر اعظم ہوں گے اور پاکستان میں ترقی کا اور Progress کا سفر شروع ہو گا۔ ایک دفعہ پھر فضل مولا کو اور پنجاب میں جو ہمارے تحریک انصاف کے کارکن جیتے ہیں جو تحریک انصاف کے جیتے جیتے ہیں ان کو مبارکباد، پنجاب کی عوام کو مبارکباد اور پورے پاکستان کی عوام کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، سنا سو ڈیرہ شکریہ، ڈیرہ زیاتہ مہربانی او حقیقت ہم دا دے چہ پہ پنجاب کبھی پرون کومہ انتخابی معرکہ اوشوہ او پہ ہغی بانڈی تاسو نن د خبری اجازت ور کوئی زہ خوا اول خیل مشرتہ زیات چہ د صوبائی اسمبلی رکن منتخب شوے دے اگرچہ انتخاب مونر بائیلے دے او دلته زمونر خوان ورور چہ د ہغہ کور پہ دہشتگردی کبھی خومرہ قربانی ورکری

وې، د عوامو فيصله ده باوجود دې نه چې مونږ د خپلو تحفظاتو اظهار هم کړې
 وې، عوامی نیشنل پارټی په دې شعبه کېنې یو Genuine سیاسی جماعت دے، د
 عوامو فيصله سره د خپلو تحفظاتو په سر سترگو منظور وؤ، خپل مشر له مبارکی
 هم ورکوؤ او دا توقع هم کوؤ چې د خپلې علاقې د خدمت توفیق د ورله الله
 ورکړی۔ جناب سپیکر! زما د پی ټی آئی دا ورونږه چې اوگتی هم غصه وی او
 چې بائیلی هم غصه وی۔ نو ما وئیل چې دوئ به نن ټول خاندی هغه چې کوم
 ملگرې پاخی نو غصه غصه خبرې کوی۔ زما خیال دا دے چې نن خو ظاهره خبره
 ده چې څوک الیکشن اوگتی هغه مستحق شی چې هغوی ته د خلق مبارکی
 ورکړی۔ د اخلاقو تقاضا دا ده چې نن زما د مسلم لیگ ورونږه راغلی هم نه دی
 خو زه هغوی ته خراج تحسین پیش کوم خراج تحسین ورته په دې پیش کومه چې
 زموږ په ملک کېنې د ټولو نه لویه المیه دا وی چې څوک الیکشن اوگتی هغه
 وائی ما له عوامو ووت را کړے دے او چې څوک بائیلی هغه وائی ما نه ئې په
 زور اغستې دے یا ما سره ئې غولتی کړې ده خو مسلم لیگ پارټی له زه خراج
 تحسین په دې ورکومه چې بیگا د ریزلټونو نه دوه گهنټې پس As a Party
 هغوی شکست تسلیم کړو زه هغوی ته خراج تحسین پیش کومه او دا جذبه چې
 ده، دا جذبه د ملک او د اولس د پاره ډیره زیاته د قدر وړ ده۔ بالکل زما
 ورونږو په پنجاب کېنې الیکشن گټلې دے او مونږ ورله مبارکی په دې امید
 ورکوؤ چې د تیرو لسو کالو نه په دې صوبه کېنې د دوئ حکومت دے او ظاهره
 خبره ده دلته په هغه څیزونو باندې بحث کول نه دی پکار چې دلته نتایج څنگه
 راخی، دلته حالات څنگه جوړېږی، دلته محرکات څنگه پیدا کېږی خو Hope
 for the best۔ یو خبره ضرور اوشوه چې زما منستر صاحب ورور پاخی او هغه
 د چیف الیکشن کمشنر د مستعفی کیدو مطالبه کوی نو زه ورسره اختلاف لرم۔
 دلته خو مسئله د دې فریق وه او دے فریق وو، دې فریق الیکشن اوگتلی او هغې
 فریق او منل چې ما بائیلے۔ نو زما خیال دا دے چې الیکشن کمیشن ته خراج
 تحسین پیش کول پکار دی ځکه هغوی د دهاندلی الزام نه دے لگولې او په
 الیکشن کېنې په دې مونږ هم پوهه یو، په دې حکومتونه هم پوهه دی چې چا سره
 اختیار وی هغه د هغې استعمال کوی۔ هغه که داے سی په ذریعه کوی، هغه که د

ڊي سي په ذريعه كوي، دا كه د پولنگ ستياف په ذريعه كوي، دا كه د انتظاميه په ذريعه كوي، دا كه د سيكورټي فورس په ذريعه كوي۔ جناب سپيكر، مونږ ټول دا خبره كوؤ چې "پاكستان كامطلب كيا؟ لااله الاالله"۔ آيا مونږ وئيلې شو؟ دا د خوشحالي خبرې دي او دا د خفگان خبرې دي۔ معني دلته دا نه لري جناب سپيكر، دا تاسو او گورئ چې پچمتر سال بعد كه دلته لوډ شيډنگ دے، كم وولټيج دے د بجلئ قيمت داسې ځائې ته رسيدلې دے چې نن ژوند په ټپه ولاړ دے په ټپه۔ كارخانه ولاړه ده، تيوب ويل ولاړ دے۔ Transportation ته او گورئ، Power generation ته او گورئ، Offices ته او گورئ Personal uses، كه تاسو او گورئ مونږ Clients شو۔ ماشومان تنراكي شو د بجلئ د لوډ شيډنگ په وجه، د كم وولټيج په وجه باندې دا Accessories چې دي تاسو د هغې تاوانونو ته او گورئ جناب سپيكر۔ تاسو بد امنئ ته او گورئ جناب سپيكر، چې دا نن كوم ځائې ته رسيدلې ده، د روزانه په بنياد باندې مونږ جنازې پورته كوؤ يا د پوليسو پورته كوؤ يا د عامو خلقو جنازې پورته كوؤ جناب سپيكر۔ جناب سپيكر، تاسو گرائئ ته او گورئ نن يو عام وگړي، سرڪاري ملازمانو ته او گورئ، تاجرانو ته او گورئ، كسانانو زميندارانو ته او گورئ، مزدورانو ته او گورئ، عامو خلقو ته او گورئ، علاجونو ته او گورئ، مونږ به قام په دې خبره معاف نه كړي۔ او بيا بيا به دا خبره كوم خوراخم دې له چې دا د خوشحالي او دا د خفگان خبرې دي۔ دا د اختيار جنگ نه دے دا اقتدار جنگ دے، د اقتدار په دې جنگ كبنې څنگه چې پينځه څلوېښت كاله د دې ملك او د دې صوبې اولس ته ريليف ملاونه شو، آثار په نظر نه راځي جناب سپيكر۔ جناب سپيكر، مونږ سحر په دفتر كبنې دا تصوير د بابائے قوم لگولې وي، مونږ په دې اسمبلئ كبنې هم دا تصوير لگولې دے۔ دې بابائے قوم دې رياست ته وئيلي دي چې دا به ته په آئين چلوې په آئين۔ د دې رياست د ټولونه لوډي مشكل دا دے چې كوم مشكل اولس ته ژوند گران كړے دے جناب سپيكر، د دې نه مونږ انكار نه شو كولې۔ تاسو او گورئ چې په دې پينځه اويا كالو كبنې څومره حكومتونه راغلل څومره لاړل۔ څومره خلقو اليكشنې او گټلې او څومره خلقو اليكشن بائيللي، څومره خلقو مباركئ واغستې او څومره خلقو د خفگان اظهار او كړو خو عوامو ته جناب

سپيڪر، ريليف ملاؤ نه شو۔ جناب سپيڪر، دا يو ڊيريننه د جذبي اظهار دے کہ پي تي آئی ده کہ مسلم ليگ دے۔ جناب سپيڪر، چي مونر عوامی نيشنل پارٽي دا خبره کوؤ چي پاڪستان پنجاب دے او پنجاب پاڪستان دے بيا مونر باندې دا پښتانه ورونره دا الزام لگوي، وائی دوئی د ژبي په بنياد او دوئی د لسان په بنياد باندې تفريقي پيدا کوي۔ جناب سپيڪر، تاسو او گورئ د کوم جماعت د طرف نه دا نعره برملا په جهر د عوامو د فلاح د پارہ راخي چي په دې آئين باندې عملدرآمد کول پکار دي۔ نن لسم کال دے مونر خود حکومت له طرف نه دا نه وينو چي دوئی د صوبائی خود مختارئ مطالبه او کري، کومه مطالبه چي د پاڪستان آئين منلي ده د اتلسم ترميم په شکل کڻي جناب سپيڪر، مونر خود دا اونه ليدل چي د دې برسر اقتدار جماعت د طرف نه چي په کومه صوبه کڻي په لسم کال د دوئی حکومت دے، د دې صوبي Boundry د نيمې دنيا سره پرته ده ما خو جناب سپيڪر، اونه کتل چي د برسر اقتدار پارٽي نه دا مطالبه راغلي وي چي دا بين الاقوامی تجارت په دې پختونخوا او په دې پښتون اولس سوال کوي چي دا چي کوم اقتصادي بحران چي دے د هغې مونر مخ نيوي او کړو۔ جناب سپيڪر، ما خو دا اونه کاته دا دلته د وزيرستان ممبران ناست دي۔ تاسو او گورئ وزيرستان کڻي گيس رااووتو، ڊائريڪٽ راوان دے ميانوالی ته۔ دا د وزيرستان د بچو او د وزيرستان د اولس حق نه دے؟ دغه کرک چي زما دے۔۔۔۔۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: بابڪ صاحب! مبارڪباد او شو جي، تاسو او کړو۔ هغوی هم خبري او کړي نو هغې حوالي سره که نوري خبري کوؤ نو دا جنرل۔ زمونږه، ايجنڊا ختمه کړم نو د هغې نه پس چي بيا خومره خبري کوي نو ٽول به او کړو۔ جي ان شاء الله۔

جناب سردار حسين: صحيح ده زه خو۔۔۔۔۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: نه جي، نو ما۔ تهيبڪ ده جي مبارڪباد او کړه، مبارڪباد طريقي سره او کړه نو تاسو خو نور Issues چي کوم دي۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں جی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی Cross talk نہیں کرنا۔ بابک صاحب! بابک صاحب! تاسو چیئر تہ کوئی، Wind-up کرائی نور ممبران ہم ڀیر دی۔

جناب سردار حسین: خیر دے کنہ، خیر دے کنہ۔ مرہ لہرہ سینہ لہرہ فراخہ کرائی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سردار حسین: دا خہ کوئی مرہ پریردی خیر دے خیر دے۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب!

(مداخلت)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، No cross talk۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، Cross talk، No cross talk نہیں کرنا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زما پہ کرک کبھی گیس راوتی دے او بکھر تہ ڀائریکت رسیدلی دے۔ نو زما د کرک د پینتنو خزی بہ را اوخی پہ روڍونو بہ جلوسونہ کوی، دا زمونر حق نہ دے؟ زہ بیا بیا دی اسمبلی کبھی بیا بیا وایم، زما دا دریم سیشن دے مونر د مینڈیت پہ احترام پوھیرو او مونر د مینڈیت احترام کوؤ۔ زمونر د چا د ذات سرہ جنگ نشته کہ اختلاف دے د نظریہ سرہ دے، کہ اختلاف دے د نظر سرہ دے، ترخو پوری چھی پہ دی خاورہ کبھی، پہ دی وطن کبھی سیاسی ماحول نہ وی جوړ شو، سیاسی جماعتونہ پہ مہرو کبھی دا کردار نہ، د اولس د ستونخوا او د ملک د مسئلو و کالت نہ کوی جناب سپیکر، پہ دی مسئلو کبھی بہ اضافہ کیری جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اہمہ خبرہ۔ نن تاسو او گوری چھی پہ دی ټول ملک کبھی پہ دی ټول ملک کبھی زما یو پینتون ایم این اے دے۔ زہ نن تپوس د

هغه خلقو نه کومه چې هغه دوه اخترې په جیل کښې تیرې کړې، هغه خو باجوه صاحب ته کنخل نه وو کړی، هغه نامه اخستې ده، دا نن چې د پنجاب لیډران د یو یو کس نوم اخلی، که فواد چوهدری ته گورې، که اول د شهباز شریف صاحب ته کتل یا نواز شریف صاحب ته کتل یا د کیپټن صفدر شریف ته کتل یا د مریم نواز ته کتل یا د خواجه سعد رفیق ته کتل، نن فواد چوهدری ته او گوره، نن شیخ رشید ته او گوره، نن عمران خان صاحب خو چې سحر پاڅی نو یو جرنیل ته گوته نیسی او چې ما بنام، غرمه راځی نو بل جرنیل ته گوته نیسی، ماسخوتن بل جرنیل ته گوته نیسی، مونږ خو اونه لیده چې د پنجاب یو لیډر چې د هغه ئې په دې وجه او نیسه چې هغه د فوج مشرانو ته خبره کوی، آیا دا منتخب پارلیمان چې دا د پختونخوا منتخبه جرگه ده، آیا اخلاقی طور باندې نن د هغه ایم این اے چې د هغه په حواله دا خبره کیږی چې هغه فوج پسې خبرې کړی دی، فوج ته خود پنجاب خلقو کنخل او کړه، هغوی ئې جیل ته نه کړه، یو یو کال زما په پښتنو تیروی نو بیا پښتانه دا حق لری که ته ئې په دار ولې نه خپږې د دې خاورې وکالت به کوی او د دې خاورې د بچو وکالت به کوی، که د دې د پاره د هر قیمت ضرورت وی۔ جناب سپیکر، په دې ملک کښې دا قانون ختمول دی چې د چا سره د پنجاب دومیسانل وی بیا به په هغوی استیبلشمنټ هم نه ورځی، بیا به په هغه باندې د دې ملک زور او ره اداره هم نه ورځی او چې دومیسانل ورسره د پښتون افغان وی نو د پینځو څلوېښتو کالو نه به ئې Target killers هم وژنی، تجارت به پرې هم بند وی، آئینی حقوق به هم ورله نه ورکوی، که بچی ئې پنجاب ته کراچئ ته مزدورئ له ځی نو هلته به وژلې کیږی، هلته به Harass کیږی، دا اختیار عوامی نیشنل پارټئ له او دا اختیار د دې صوبې هر وگړې له د پاکستان آئین ورکړی دے او دا ورله دې بابائے قوم ورکړی دے چې دا په نامه ورته ټول بابائے قوم وائی او منی ئې نه۔ جناب سپیکر، نن وخت راغلې دے، زمونږ دلته په دې اسمبلو کښې د ناستې فائده علاوه د دې نه مونږ چې ما دا خبره او کړه، آؤ، مونږ منو چې ستاسو حکومت دے خو تر څو پورې چې بائیلې گروپ شکست نه وی تسلیم کړې او گټلې گروپ مینډیټ نه وی تسلیم کړې، د فراخدلئ مظاهره ئې نه وی کړی، منشور ئې د ملک او د اولس د پاره

نه وی ورکړې جناب سپيکر، تر هغه وخته پورې به په دې ملک کښې د عوامو په ستونځو کښې هغسې آسانتيا جناب سپيکر، نه راځي۔ يو وارې بيا چونکه جناب سپيکر، تا باندي جناب سپيکر، ډير په بخښنه سره وایم چې د حکومت خلق که گهنټه گهنټه تقرير کوی کنه نوته ورته غلې ناست ئې۔۔۔۔

(شور)

جناب ډپټي سپيکر: بابک صاحب! بابک صاحب، يو منټ جی، يو کار به او کړو جی۔

(شور)

جناب ډپټي سپيکر: نه۔۔۔۔

جناب سردار حسين: نه ما بله خبره او کړه۔

جناب ډپټي سپيکر: بابک صاحب! يو منټ، Cross talking مه کوي۔ بابک صاحب، زمونږه آنرېبل نوې راغله دے، حلف ئې واغستو او هغه له مونږه موقع پکار ده چې هغه له ورکړو، د هغه واؤرو جی او دا ايځنډا چې کمپليټ کړو نو کوم ممبر چې څومره خبرې کوی، بالکل او کړئ جی خو لږ به په ايځنډا راشو جی، نورې خبرې۔۔۔۔

جناب سردار حسين: دا ماحول برابر کړم خو هسې هم۔۔۔۔

جناب ډپټي سپيکر: برابر دے جی۔

جناب سردار حسين: چې زه پاڅم نو دا مائیک کله سور کړي، کله ئې شين کړي کنه، نو زه دغه وایم۔

جناب ډپټي سپيکر: نه نور به نه کوؤ جی۔

جناب سردار حسين: مهرباني، مهرباني جناب سپيکر۔

جناب ډپټي سپيکر: زه به۔۔۔۔

جناب سردار حسين: يو وارې بيا، يو وارې بيا جناب سپيکر، اخره کښې خواست به ورته کوؤ، خواست به ورته کوؤ چې په دې ملک کښې يو Genuine politics هغه پيمپر شی، هغې ته Encouragement ملاؤ شی، دغه رواياتو ته وده ملاؤ

شی چي دا ملڪ ترقي اوکري، دا اولس ترقي اوکري۔ جناب سپيڪر، ستاسو
ڊيره شڪريه چي ما له مو وخت راکرو۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: زه به، يو منٽ جي، منور خان صاحب، ريڪويسٽ ڪومه جي، ما
واڙي جي لڙ ڪنهنئي، هم دا وائمه جي، تههيك ده جي، هم تا له درڪومه جي، ما
لڙ واڙي جي خير ده لڙ ڪنهنئي واڙي جي، لڙ واڙي زما خبره واڙي، بيا
پاخئي جي، نعيمه ڪشورميهڊم ورڪر ده، تاسو نه ئي مخڪنهي ورڪر ده،
مير ڪلام صاحب ورڪر ده۔ زه وائمه چي زمونڙه آنريبل ممبر ڪوم راغلي
ده۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڊپٽي سپيڪر: نه جي، اوکري جي اوکري، لڙ زه دي ايڇنڊا باندي راشم بالڪل
اوکري، نور ايڇنڊه باندي خه نشته جي۔

(شور)

جناب ڊپٽي سپيڪر: مير ڪلام صاحب! مير ڪلام صاحب! اوکري جي بيا نعيمه ڪشور
بيا ستاسو جي۔ جي مير ڪلام صاحب۔

جناب مير ڪلام خان: ڊيره مننه سپيڪر صاحب۔ د ٽولو نه اول خو زه زمونڙ حاجي
صاحب چي نوڙي راغلي ده، د خيل خان د طرف نه، د پوره اسمبلي د طرف نه ده
ته ويلڪم وايو، هر ڪلڀ ورته وايو، خدائي د اوکري چي په دي اسمبلي پوري
ده بختور شي په مونڙ۔ سپيڪر صاحب، زه به يو دوه منته ڪنهي خبره ختموڙمه،
لکه خه رنگه چي ده ته مونڙ مبارڪي ورڪر ده، داسي د دي صوبي يا د دي
اسمبلي مشر تاسو ته او زمونڙ ٽولو ملگرو ته او خاص ڪر زمونڙ وزير اعليٰ
صاحب چي د ٽيم مشر ده، ٽولو ته مبارڪي وايو په دي باندي چي ستاسو په
ڪاميابي سره ملگري راغي۔ سپيڪر صاحب، زه به په خو منته ڪنهي خبره
ختموڙمه چي د ٽولو نه ضروري خبره دا ده د ڊيرو ورخو په مينڀ ڪنهي اختر هم
وو، اجلاس نه وو، د قبائلي علائقو د وزيرستان حالات يو واري بيا ڊير لوئي
خراب شوي دي جي، چي هره ورخ دوه دري Target killing ڪيري، نوزما به
حڪومت ته ريڪويسٽ دا وي، زمو به رياست ته ريڪويسٽ دا وي چي په

وزیرستان کبڼې که د قاری سمیع الدین شهادت کپړی، که د قاری نعمان شهادت کپړی، که زموږ مخکڼې څلور کسان په یو ځای باندې شهیدان شول، نو زما به خواست دا وی، زما به ریکویسټ دا وی چې د وزیرستان خلقو ډیرې لوڼې سترې تیرې کړې د ضرب عضب آپریشن په نوم باندې، د هغې نه مخکڼې د دهشتگردۍ په نوم باندې، نو پکار دا ده چې حکومت ریاست په سنجیدگۍ سره د وزیرستان په دې حالاتو باندې سوچ او کړی او فکر او کړی او د وزیرستان د خلقو د جان او مال تحفظ یقیني کړی. بله خبره سپیکر صاحب، په شمالي وزیرستان تحصیل دوسلې کبڼې د هیضې بیماری یو ایمرجنسی حالات ته رسیدلې ده چې هلته تقریباً په سلگونو بیماران جوړ شوی دی او د هیلته تیمونه تلی هم دی هلته او نور به هم زما ریکویسټ دا وی چې د هیلته ډیپارټمنټ په سنجیدگۍ سره هغه شے Handle کړی، او دوی هغې ته ځانونه اورسوی. سپیکر صاحب، اخري خبره، چې په وزیرستان کبڼې گیس راوتلې ده، ډیرې خبرې هم پرې کپړی اکثر، او هلته کار هم پرې لگیا دے خوزه په دې فلور باندې وایم او په دې کبڼې به زما سره د دې Side ملگری هم ملگری کوی او د دې Side ملگری به هم ملگری کوی چې د شمالي وزیرستان گیس په ټول پاکستان کبڼې اول که په اسلامی قانون ئې گورې که د پاکستان په آئین ئې څوک راسره گوری او که په نړیوال قانون ئې څوک راسره گوری، اول د وزیرستان د بچو حق دے پرې، چې د شمالي وزیرستان کور کور ته هغه گیس اورسی، د هغې نه پس بیا پکار ده چې بیا زموږ د پختونخوا وطن ته ورکړې شی، د هغې نه پس د نورو صوبو ته ورکړې شی. سپیکر صاحب، اوس خلق لگیا دی په وزیرستان کبڼې چې په کوم کلی کبڼې گیس راوتلې دے، هلته زموږ خوښندې مئیندې خشاک راټولوی د کور د اور د بلولو د پاره او د هغې نه به پنجاب ته ډائریکټ گیس دورملے. نو زما به ریکویسټ دا وی چې د ټولو نه اول حق د شمالي وزیرستان د بچیانو دے په هغه گیس باندې، د هغې نه پس زموږ د پختونخوا وطن حق دے، د هغې نه پس بیا چې په دې ملک کبڼې کوم خلقو ته ځی په هغې زموږ هیڅ اعتراض نشته. ډیره مهربانی سپیکر صاحب، په اخر کبڼې زه یو وارې بیا زموږ مشر هغه ته بیا مبارکی وایم، ډیره مننه قربان.

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، نہ جی ہغوی مخکبھی دغہ رالیبرلپی وو۔ جی نعیمہ کشور، منور خان!، بیا ستاسو دغہ دے جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں نئے آنے والے ممبر صاحب فضل مولا صاحب کو مبارکبادوں گی کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں، جمہوری لوگ ہیں، جمہوریت پہ یقین رکھتے ہیں، ووٹ پہ یقین رکھتے ہیں اور چونکہ وہ ووٹ کے ذریعے جمہوری عمل سے گزر کے آئے ہیں تو چونکہ جمہوری پارٹی سے ہمارا تعلق ہے تو جمہوریت پہ یقین ہے اور اسی Process کے Through چونکہ آئے ہیں تو ہم ان کو ویلکم بھی کہتے ہیں اور میرے خیال میں جس سیٹ پہ وہ Elect ہو کے آئے ہیں تو میرے خیال میں تو ہم اس پورے ہاؤس کو سوچنا چاہیے کہ ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہیے، اس موقع پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں اپنے بھائی وقار صاحب کو نہیں بھولنا چاہیے، ہمیں اپنا جو ہمارا آئرن بیل ممبر تھا، ہمیں سوچنا چاہیے کہ یہ سیٹ دائمی سیٹ نہیں ہے، ہم نے ساری زندگی اس سیٹ پہ نہیں رہنا، ہمیں اس سیٹ سے سبق سیکھنا چاہیے کہ اس کے المناک حادثے میں، موت کے بعد وہ Elect ہو کے آئے ہیں، تو ہمیں عوام کی خدمت کرنی چاہیے، ہمیں جو ہمارا جمہوری حق ہے، ہم نے جو وعدے کئے ہیں، ہم جس وعدے پہ آئے ہیں ہمیں ان وعدوں کو نبھانا چاہیے۔ ہمارے بہت سے ممبر ان نے اٹھ کے جو پنجاب کا بھی ذکر کیا ہے کہ لوٹوں کو شکست ہوئی ہے، وہ لوٹے نہ پی پی پی کے تھے نہ الحمد للہ جے یو آئی کے تھے، نہ اے این پی کے تھے، ان کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ کن لوگوں کو انہوں نے ممبر بنایا تھا، کیوں وہ لوٹے بنے، کیوں ان کو یہ دن دیکھنا پڑا، (تالیاں) ان کو خود یہ سوچنا چاہیے، یہ ان کی سیٹیں تھیں جو دو تین ان سے چھپینی گئیں، اس پہ بھی ان کو سوچنا چاہیے، میرے خیال میں آج ان کو یہ بھی سبق سیکھنا چاہیے کہ Neutral ہونا اچھا ہوتا ہے Neutral جانور نہیں ہوتا۔ آج ان کو فائدہ ہو گیا ہے اور میرے خیال میں اب سوچنا ہو گا کہ جنرل الیکشن ہم نے اسی الیکشن کمشنر کے ساتھ کرنا ہو گا کیونکہ بہت اچھا الیکشن آیا ہے اور یہ ایک بڑا پن ہے کہ نون والوں نے آج اپنی شکست تسلیم کی ہے، تو میرے خیال میں اس کو سراہنا چاہیے۔ ایک آخری بات میں کہوں گی جناب سپیکر صاحب، واقعی ہمارے صوبے کے حالات خراب ہو رہے ہیں خاص کر جے یو آئی کے لئے پے در پے ہمارے علمائے کرام شہید ہو رہے ہیں، قاری سمیع اللہ صاحب ہمارے شہید ہو گئے ہیں، اس کے ساتھ نعمان صاحب وزیرستان میں شہید ہوئے، مردان میں ہمارا اعجاز صاحب، علی جان صاحب کو شہید کیا گیا پرسوں، تو حکومت کو اس پہ الیکشن لینا چاہیے، کیونکہ جولاہ اینڈ آرڈر کی Situation

ہے اور خاص کر جمعیت علمائے اسلام کے علمائے کرام نے درپے درپے شہادت سے گزر رہے ہیں لیکن اس میں جو ملوث ارکان ہیں وہ کیفر کردار تک نہیں پہنچتے، بے نقاب نہیں ہو رہے ہیں۔ تو میری گزارش ہو گی کہ قاری سمیع اللہ صاحب اور نعمان صاحب جو شہید ہوئے ہیں اور اعجاز صاحب، اس میں جو ملوث ارکان ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ میں اپنے نئے آنے والے ممبر کو ویکلم بھی کسوں گی اور امید رکھوں گی کہ جو وعدے اس نے اپنے عوام کے ساتھ کئے ہیں ان پر پورا اتریں گے جی۔

-Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، د تھو لو نہ مخکبئی زہ فضل مولا صاحب تہ دہی اسمبلی تہ پہ راتگ باندہی او حلف او چتولو باندہی مبارکبادی ورکوم او سپیکر صاحب، کہ بابک صاحب دوی خپل تقریر کبئی خو بل خوک وائی چہی یرہ خبری د نہ کوی، نو کم از کم چہی دا بل خوک تقریر کوی نو ہغہ د ہم کم از کم بیا اوری؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! تاسو پہ خپل سیٹ باندہی کببئی، منور خان صاحب وائی خلل راولئی پکبئی۔

جناب منور خان: د ہغہی نہ بعد زہ د پی تی آئی والو ملگرو تہ پنجاب کبئی پہ کامیابی باندہی ہم مبارکباد ورکوم (تالیاں) چہی دوی پندرہ سیتونو باندہی چہی الیکشن چہی کوم گتلی دے خو ورسره ورسره جناب سپیکر، د پنجاب حکومت پی ایم ایل این چہی کوم د اخلاقو مظاہرہ او کرلہ د ریزلت، فائنل ریزلتونہ لا نہ ووراغلی چہی دوی دا تسلیم کرہ چہی بالکل مونہ د پی تی آئی والا چہی کومہ کامیابی دہ، خلقو، عوامو ورتہ ووت ورکرے دے، ہغہ مونہہ تسلیموؤ، دے تہ وائی اخلاقیات او دویم طرف تہ د الیکشن کمیشن چہی پہ پنجاب کبئی کومپی طریقہ سرہ الیکشن اوکرو، د ہغہی باوجود زہ ډیر د افسوس سرہ دا خبرہ کوم چہی الیکشن پرامن او شو، پی ایم ایل این دا تسلیم ہم کرلہ چہی پی تی آئی الیکشن اوگتلو خود د پی تی آئی والا چرتہ ہم یو لیڈر نہ داسی خبرہ را نغلہ چہی وئیلی ئی وپی چہی واقعی د الیکشن کمیشن ډیرہ شکرہ ادا کوؤ او دغہ الیکشن کمیشن باندہی چہی کوم الزامات لگیدل جناب سپیکر،

تا به هم دا اؤریدل چي الیکشن کمیشن سره حمزه شهباز ملاؤ شو، فلانی کس ملاؤ شو، نن خو الیکشن کمیشنر دا ثابتہ کرلہ د هغی باوجود چي تاسو الزامات پرې اولگول خو زما خیال دے دې پی تی آئی کبني د کوم شی خامی ده، هغه خامی د شه شی ده؟ هغه د اخلاقیا تو کمی ده او زه صرف دا خبره ورته کوم چي لږ په دې طرف باندي سوچ او کړی چي څنگه مظاهره د پی ایم ایل این والا او کرلہ پکار دا وه چي دوئ هم دغسې جواب ورکړے وے خو چي کومې طریقې سره د پنجاب پی ایم ایل این هغه ورکړے دے او الیکشن کمیشن د اسمبلی په فلور باندي د چیف الیکشن کمیشنر دا Appreciate کوم چي په کومې طریقې سره دا الیکشن اوشو۔ دا الیکشن داسې سخت الیکشن وو خو د هغی باوجود هم یو پر امن الیکشن اوشو او جناب سپیکر، زما خیال نه کپری چي شاید پی تی آئی والا په ذهنونو کبني دا خبره راشی چي په دې طریقې سره که دا خداخواسته الیکشن پی تی آئی والا بائیللے وې، ننن مطلب دا دے چي په هر ځای کبني به ئې په هر ځای کبني به ئې سرونه به ئې په دیوالونو وهل چي مونږ سره دهاندلی اوشولہ خو نن دا هم اووایه کنه یار چي Fair Election اوشو، الیکشن کمیشن ته داد ورکړه۔ آیا په دې خبرو باندي ته خفه کپری، وائی روغې خبرې ته ته روغه خبره هم نشی وئیلې او د هغې باوجود هم نن ته بیا هغه خبره کوې چي مونږ د جنرل الیکشن د دې الیکشن کمیشن په سربراہی کبني نه کوؤ، د دې نه بعد زه بیا افسوس کوم، اللہ تعالیٰ د پی تی آئی والا ته هدایت اوکړی، تاسو ټول اووایی چي امین، امین اووایی ظالمانو هدایت درته غواړم، بله غلطه خبره نه درته غواړم هدایت درته غواړم چي اللہ تعالیٰ د تاسو ته هدایت اوکړی۔ په اخره کبني یو وارې بیا زه تاسو شکریه ادا کوم، اللہ مو قدر اوکړه، اللہ مو عزت اوکړه، والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you۔ نکت اورکزئی صاحبہ، نکت اورکزئی۔

محترمہ نکت باسمن اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

شعور کی بارشوں سے کہو ذرا زور سے برسیں

شعور کی بارشوں سے کہو ذرا زور سے برسیں

غلامی کے آئینوں پر بہت دھول جمی ہے

میرے لہو سے وضو اور پھر وضو پہ وضو

میرے لہو سے وضو اور پھر وضو پہ وضو

ڈرا ہوا ہوں زمانے تیری نماز سے میں

جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں وقار خان کو جن کی موت Heart attack سے ہوئی لیکن اس کے گھرانے نے جتنے کرب دیکھے اور ان کے گھر سے جتنی لاشیں اٹھیں ان بزدل جو So-called اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں دہشتگردوں کی وجہ سے اور دہشتگردوں نے جس طریقے سے ان کے گھر کو اجاڑا تو آج یہ کرسی خالی ہے اور آج ہمارے نئے ممبر، میں ان کو مبارکباد دیتی ہوں، میں سمجھتی ہوں کہ جس طریقے سے وقار خان مرحوم اپنا بزنس لایا کرتے تھے آپ سے ریکویسٹ کرتے تھے اور اس نے اپنے علاقے کے لئے کام کیا لیکن یہ تو اللہ کی مرضی کہ: "وَتُعْزَمُنْ مَن تَشَاءُ وَتُذَلُّ مَن تَشَاءُ"۔ تو یہ ایک عزت ہے کہ جو آج ہمارے نئے ممبر کو ملی ہے اور وہ اس ہاؤس میں آئے ہیں ہم ان کو بالکل کھلے دل سے ویلکم کرتے ہیں کیونکہ ہم ایک ایسی پارٹی کے نمائندہ ہیں کہ جو جمہوریت پہ یقین رکھتی ہے اور جمہوریت ایک بہترین انتقام ہے، یہ میری بی بی شہید نے کہا تھا، یہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کہا تھا کہ جمہوریت بہترین انتقام ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں وہ باتیں نہیں دہراؤں گی جو میرے یہاں پہ کھڑے ہو کے بجائے اس کے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ نون کو داد دیتے کہ جنہوں نے اپنی شکست تسلیم کی اور یہ پہلی دفعہ ہوا کہ کسی نے اپنی شکست تسلیم کی اور میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اپنی شکست تسلیم کی اور جنہوں نے جیتا وہ آج یہاں پہ کھڑے ہو کے کہتے ہیں کہ یہ چودہ جماعتوں کو ہم نے شکست دے دی اور ہم نے پندرہ جماعتوں کو شکست دے دی۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں یہ بیانیہ کی بات ہے جب بیانیہ بدلتا ہے تو بہت کچھ بدلتا ہے۔ جب مریم نواز صاحبہ کا بیانیہ تھا تو پی ٹی آئی ہر سیٹ ہار رہی تھی، پی ٹی آئی اپنے صوبے میں بھی ہار رہی تھی جہاں پہ ان کی گورنمنٹ ہے لیکن جب وہی بیانیہ مریم نواز کا انہوں نے عمران نیازی صاحب نے اپنا یا تو نہ تو ان کو کچھ کہا گیا نہ ان پہ کوئی مقدمہ بنا اور وہی بیانیہ ان کو پندرہ سیٹیں دلوا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بیانیہ بیانیہ کی بات ہوتی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ کل جو صاف اور شفاف الیکشن ہوا ہے اس پہ میں الیکشن کمیشن کو مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ نہ کوئی ROS کا الیکشن تھا اور نہ اسٹیبلشمنٹ کا الیکشن تھا جیسا کہ 2018 میں ہوا تھا وہ ROS کا بھی الیکشن تھا اور وہ اسٹیبلشمنٹ کا بھی الیکشن تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں سے کوئی تو اتنا بڑا دل کرے پی ٹی آئی سے کہ وہ اتنا ہی کہہ دیتے کہ مسلم لیگ نے اپنی شکست تسلیم کی

ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ کہتے ہیں کہ جی یہ تھپڑ ہے ان چودہ پارٹیوں کے منہ پہ اور یہ جو ہے تو چودہ پارٹیوں کے منہ پہ جو ہے تو ہم نے تھپڑ لگایا ہے۔ غرور جب شیطان نے کیا تو وہ پھر درگاہ سے، اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے ایسے گرا کہ آج وہ شیطان کہلاتا ہے ورنہ وہ فرشتوں کا سردار تھا۔ تو یہ غرور اور یہ جو باتیں ہیں آج جو اس اسمبلی میں ہوئی ہیں، مجھے اس پہ افسوس بھی آتا ہے اسی لئے میں نے شعر پڑھا کہ:

شعور کی بارشوں سے کہو ذرا زور سے برسیں

شعور کی بارشوں سے کہو ذرا زور سے برسیں

غلامی کے آئینوں پر بہت دھول جمی ہے

جناب سپیکر صاحب، میں یہ بات یہاں سے ضرور کرنا چاہوں گی کہ جب کھلے دل سے کوئی اپنی شکست تسلیم کرتا ہے تو آج یہاں پہ یہ باتیں نہیں ہونی چاہیے تھی۔ ہم ان لوگوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، کھلے دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ جنہوں نے الیکشن جیتا، جنہوں نے الیکشن جیتا، پی ٹی آئی نے الیکشن جیتا، انہوں نے اپنے بیانیہ کی وجہ سے، Strategy کی وجہ سے پھر پوری کے پی اسمبلی کے لوگ پہنچے ہوئے تھے وہاں پہ ان کی مدد کرنے کے لئے، پورے ایم پی ایز گئے ہوئے تھے، Ladies گئی ہوئی تھیں وہاں پہ، ہمارے مرد جو ایم پی ایز ہیں، منسٹرز ہیں وہ سب وہاں پہ پہنچے ہوئے تھے تو یہ Strategy کی بات ہوتی ہے۔ جب Strategy اپنی کوئی تبدیل کرتا ہے تو وہ Strategy کامیاب ہو جاتی ہے تو اس دفعہ جو پی ٹی آئی نے Strategy اپنائی کہ وہ پورے کے پی کے اسمبلی کے مرد، منتخب ارکان اسمبلی، منسٹرز، خواتین جو Reserve seat پہ ہیں ان سب نے یہاں سے پوری اسمبلی گئی۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہاں سے الیکشن کمیشن کا یہ جو کل الیکشن ہوا ہے تو یہاں سے ان کے خلاف یہ بات آئی کہ وہ Resign کریں اور الیکشن، الیکشن میرے بھائی وقت پہ ہوگا، یہ میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ الیکشن وقت پہ ہوگا اور عدالت نے جو فیصلہ کیا ہے، عدالت نے جو اضافی نوٹ لکھا ہے تو وہ بھی میرے بھائیوں اور بہنوں ذرا پڑھ لو اور فواد چوہدری نے جو بات کی ہے اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں، میں اس کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ اسٹیبلشمنٹ کے منہ کو لہو لگ گیا ہے اور انہوں نے جس طریقے سے اس ملک کے ایک ادارے کے خلاف بات کی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، کیا یہ ڈومیسائل کا واقعی بابک صاحب کی بات کو میں دہراتی ہوں کہ یہ ڈومیسائل کا فرق ہے، وہی زرداری صاحب والی بات کہ چونکہ میرا شناختی کارڈ سندھ کا ہے تو انہوں نے کل آخری کیس بھی جیت لیا اور پی ٹی آئی کی حکومتوں میں اس نے جیتے سارے کیسز۔ تو جناب سپیکر صاحب، کس بات کی گیارہ سال کی

ان کو سزا؟ کس بات کی ان کو جو ہے تو جیلوں میں ان کی زبان کاٹی گئی؟ جیلوں میں ان پہ، ان کو جو ہے تو زخمی ان کے، اور پھر اس کو خودکشی کا رنگ دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ جو جمہوریت میری بی بی شہید کہہ گئی ہے کہ جمہوریت ایک بہترین انتقام ہے تو اسی پہ عمل بھی کریں اور اسی کو نوٹ بھی کریں اور اسی کو اپنی شعور میں رکھیں بھی تاکہ آپ کا شعور زندہ رہے اور الیکشن کمیشن کے بارے میں جو یہاں بات ہوئی ہے میں اس کو Condemn کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you۔ بلاول آفریدی صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: Thank you Mr. Speaker, Mr. Speaker پہلے تو ہمارے نئے رکن پراونشل اسمبلی فضل مولا صاحب کو ہم ویلکم کتے ہیں اور ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں سیٹ جیتنے پہ، اس کے بعد پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کو ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ پنجاب میں جو بیس حلقوں میں الیکشن ہوا اور جس پر امن طریقے سے الیکشن ہوا جتنے بھی Stakeholders ہیں، چاہے وہ الیکشن کمیشن ہو، چاہے ہمارے پولیس فورس ہو، چاہے ہمارے پولیٹیکل جتنے بھی پولیٹیکل پارٹیز سے ورکرز ہوں، میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ کل کی جیت جمہوریت کی جیت تھی یہ ایک حقیقت بات ہے۔ کل ایک ایسا فیصلہ ہوا جس کے سامنے کہتے ہیں کہ عوام کے فیصلے کے سامنے ہم اپنا سر جھکاتے ہیں اور آج ایک دفعہ پھر میں خیبر پختونخوا حکومت پی ٹی آئی کو میں ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس تاریخی کامیابی پہ۔ جناب سپیکر صاحب، گزارش یہ ہے کہ یہی اصل جمہوریت ہے کہ ایک پولیٹیکل پارٹی جیتی ہے دوسری پولیٹیکل پارٹی ہارتی ہے اور یہی سیاست کا حسن ہے کہ جنہوں نے جیتا انہوں نے بھی ثابت کیا کہ بالکل عوام کا جو فیصلہ ہے وہ ہم قبول کرتے ہیں اور اسی طرح اپوزیشن نے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں Specially PML (N) کی گورنمنٹ کو کہ انہوں نے یہ ثبوت دیا کہ واقعی میں ہم اس ملک کے نمائندے ہیں اور اس ملک سے جو ہے ہم پیار کرتے ہیں اور اس ملک کی ترقی اور خوشحالی ہر پولیٹیکل پارٹی کا ایک Slogan ہوتا ہے۔ تو میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا سپیکر صاحب، آپ کا صرف ایک منٹ اور میں لوں گا وہ یہ کہ آئیں ایک دفعہ پھر موقع آگیا، اس Opportunity کو ہمیں ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کل جو جمہوریت کی جیت ہے ہمیں جمہوریت کو مضبوط کرنا ہو گا اور اس کا طریقہ کار بہت ہی آسان ہے۔ سب پولیٹیکل پارٹیز کو چاہیے کہ آئیں مل جل کے فیصلے کریں کوئی بھی اپنے ذات کے لئے نہیں کھیلے، آئیں مل کے اس ملک کی خدمت کریں، آئیں مل کے اس صوبے کی خدمت کریں اور آئیں اپنے عوام کو ایک خوشحال قوم بنا سکیں جو

ایک تاریخ رقم ہو جائے گی نہ کہ صرف خیبر پختونخوا کی نہ کہ صرف پنجاب کی نہ کہ صرف بلوچستان کی نہ کہ صرف سندھ کی۔ اب جیسے گزشتہ دن جو واقعہ پیش آیا سندھ میں پشتونوں کو لڑوانا سندھیوں کے ساتھ، بلوچوں کو لڑوانا کسی اور کے ساتھ یا پنجاب کو لڑوانا کسی اور کے ساتھ، تو ہمیں ان چیزوں سے نکلنا ہو گا۔ اب الحمد للہ سیاسی شعور بھی آچکا ہے اور اب ٹائم آ گیا ہے کہ ہمیں ان چیزوں سے نکلنا ہو گا اور ہمیں ایک Line draw کرنا ہو گا کہ جس میں ہمیں یہ چیز کلیئر کرنی ہو گی کہ ہم صرف اس ملک کے لئے کام کرتے ہیں صرف پولیٹیکل پارٹی نہیں ہر پولیٹیکل ورکر، ہر عوامی نمائندہ تاکہ یہ ملک، یہ ملک ترقی کرے گا تو ان شاء اللہ یہ ملک ترقی کرے گا تو اس ملک کے عوام اگر خوش رہیں گے تو ان شاء اللہ خیر سے ہمارا آنے والا جو مستقبل ہے ان کے لئے ایک اچھا مستقبل ہم دے سکیں گے۔ میں آخر میں ایک دفعہ پھر میں پی ٹی آئی گورنمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی۔ Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! جناب فضل حکیم صاحب، فضل حکیم صاحب سوچ و فکر میں ہیں۔۔۔۔۔

جناب فضل حکیم یوسفزئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، ڊیرہ مننہ، ڊیرہ شکر یہ د تائم را کولو۔ زہ د تولو نہ مخکینہی خپل قابل قدر عزت ناک فضل مولا حاجی صاحب ته دلته په راتگ پخیر راغلی هم وایم او مبارکباد ورته هم ورکومه، بیا زمونږ د پی تی آئی چی خومره منستران صاحبان، چیف منستر صاحب، د صوبی خومره زمونږه ورکرز ممبرانو ته د زړه د کومې نه د پنجاب د سیتونو مبارکباد ورکوم، مبارک شی، بیا مبارک شی۔ او د هغې نه پس خبره دا ده چې زما یو ورور او وئیل چې نون لیگ والا ډیرہ زبردسته مظاهره او کره چې یره خپل شکست ئې تسلیم کرو چې په دیکینې نه کولو نوڅه به ئې کوله بله لار ورسره نه وه، هغه څه خبره نه ده خو ان شاء اللہ تعالیٰ زما د اللہ نه امید دے چې کومه گرانی، کوم بجلي په ملک کینې غیبه شوې ده، کوم د پیټرولو حالات دی، کوم د ډیزلو حالات دی، کوم گیس نشته، کوم خلق، غریب خلق ژاری بد دعا گانې کوی بنیرې کوی نو زما په خیال زمونږه Candidate ته د Campaign ضرورت نشته د اللہ مدد به راخی ان شاء اللہ تعالیٰ د هغه مدد به د عمران خان د Candidate سره وی او خدائې پاک به ان شاء اللہ تعالیٰ نور هم مدد کوی او نور به هم ان شاء اللہ په صوبه کینې به هم گتو، په ټول ملک کینې به گتو،

رار اوانه پیره ان شاء الله تعالیٰ زما د الله نه امید دے چې دا عمران خان به راځی او خدایې پاک به د دې ملک واگې، د دې تقدیر بدلول د دې غریب قوم د عمران د لاسه بدلوی. زه شکریه ادا کوم خو زه یو خبره په اخره کبني کوم، دا ډیر معزز ایوان دے، د ټولې خیبرپختونخوا د تقدیر فیصلې به کیږی او الله پاک وائی زه په زړونو فیصلې کوم، نن مونږه خپل الله ته چې الله مونږه ډیر عاجزانان یو خو خدایا پاکه په دې ملک چې څوک مئین وی، په دې خاوره چې څوک مئین وی، په دې غریب خلقو چې څوک مئین او د زړه نه مئین وی خدایا پاکه ته ورسره مدد او کړې ځکه چې د دې غریبو خلقو حق وهل چې دی یقین او کړه په دې دنیا کبني به د هم الله معاف نه کړی په آخرت کبني به د هم الله معاف نه کړی. دا زما دا، زه چې کله هم تقریر کوم زما دا ورور لارشی دا قبائلو والا، زه به ډیر دلته خبره کوم خود د دوی مصیبت دا دے کله د دوی د زړه نه تقریرونه نه کوی دوی صرف میدیا ته ځان Show کوی، د خپل قوم خبره او کړی لارشی او تختی. گوره حقیقت چې وایو کله د 2018 نه زمونږ د پښتنو څه حال وو 13 ته او گوره، زه دا هم نه وایم کوم زما دا نیشنلیان ورونږه ناست دی، بایک صاحب ناست دے، د دوی ئې پکبني هم دل کړی یو، د دوی هم قربانی کړې وه خو نه پوهیږمه د حکومت دا لالیچ دومره دغه وی بیا د هغوی په خواه کبني کبني ناستل پکار دا ده چې نن د دوی وخت وو چې تاسو هغه خلق نه یئ چې په 2002 کبني تاسو ته حکومت راغې ترد 11، 12 او 2013 پورې د سوات څه حال وو، د ملاکنډ څه حال وو، د پېښور څه حال وو، دې پېښور ته به شاعرانو څه وئیل؟ پېښور ته به شاعرانو وئیل:

ـــ وائی ما درته ټول عمر د گلونو بنار وئیلې

کله مې پیرزو شې په بمونو پېښوره

داسې بمان، داسې میزائل به ورکبني وریدل، زمونږ د سوات څه حال وو؟ زه که د خپل سوات قصه شروع کړم یقین او کړه په ژړا خلق ژاړی. په 2008 کبني زمونږ په سوات کبني چې کومه دهما که شوې وه په جاوید دی ایس پی صاحب باندې، زه په خپله موجود وومه جناب سپیکر صاحب، 54 کسان په هغې کبني شهیدان شوی وو، 34 کسان زما د محلې شهیدان شوی وو. اوس هم هغه ماشومان چې زه گورمه یتیمانان پاتې شوی وو ماشومان د کال د دوه کالو، په

کو خو کبھی گرخی۔ ہغہ خلق زہ وینمہ جناب سپیکر صاحب، د چا لاسونہ نشتہ، د چا پخبنبی نشتہ، مونزہ پہ خپلہ محلہ، زما پہ کور کبھی دننہ د چا پخبنبی او لاسونہ نشتہ زخمایان شوی وو، ہغہ وخت د دوئی نہ ہیر دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہغہ وخت ختم شوے دے، داد دہی غریب عوامو حکومت دے، داد دہی عاجزانو حکومت دے، داد عدل حکومت دے، داد انصاف حکومت دے۔ زما د اللہ نہ امید دے ان شاء اللہ تعالیٰ فیصلہ بہ دا خلق کوی فیصلہ بہ نور خلق نہ کوی۔ ہغہ نور و خلقو کہ زمونزہ صوبہ تہ پہ بد نظر او کتل نو یقین او کرہ دا نوجوانان بہ ترہی سترگی او باسی، سترگی بہ ترہی او باسی۔ ډیرہ مننہ، ډیرہ شکرہ، السلام علیکم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you۔ لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: شکرہ جناب سپیکر۔ جس طرح کہ آج ہمارے نئے ممبر منتخب ہو کے آئے ہیں، میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں، ان شاء اللہ یہ اپنے صوبے اور اپنے حلقے میں اچھا کردار ادا کریں گے۔ جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے پنجاب میں بڑا اچھا کردار ادا کیا ہے۔ یہ بات بہت اچھی ہوئی ہے لیکن ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کی یہ ڈیوٹی تھی، یہ ان کی ڈیوٹی تھی کہ انہوں نے جو کام کیا ہے تو اس میں کوئی اتنی بہت بڑی بات نہیں ہوئی ہے۔ جس طرح آپ کی ڈیوٹی ہے جس طرح میری ڈیوٹی ہے، میں ممبر ہوں آپ سپیکر ہیں، آپ اپنی ڈیوٹی کرتے ہیں میں اپنی ڈیوٹی کرتا ہوں۔ انہوں نے جو کام کیا ہے وہ ہم پہ کوئی لحاظ نہیں ہے وہ ان کی ڈیوٹی تھی اور ان کی مجبوری تھی کہ ان پہ اتنا زور پڑ گیا تھا کہ انہوں نے وہ الیکشن جو ہے وہ صحیح طریقے سے کیا۔ دوسری گزارش اس طرح ہے کہ جس طرح میری بہن نے کہا غرور غرور کی جو بات ہوتی ہے جو غرور کرتا ہے بری طرح اس کو شکست ہوتی ہے۔ مریم نواز نے انتہائی غرور کیا اور مریم نواز کو غرور کے بدلے میں انتہائی قسم کی شکست کھانی پڑی۔ اگر وہ غرور نہ کرتی تو اس طرح نہ ہوتا۔ آپ اس کا بیانیہ سن لیں، اس نے اللہ کا نام نہیں لیا، اس نے ان شاء اللہ نہیں کہا، اس نے پیسے کے زور پہ اور اپنی ذاتی زور پہ اور اپنے مشینری استعمال کر کے زور کیا اور اسے آج منہ کی کھانی پڑی۔ میں اپنی طرف سے جو لوگ پنجاب میں منتخب ہوئے ہیں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ مزید بھی جو آدمی تکبر کرے گا، جو غرور کرے گا اس کا ان شاء اللہ منہ کالا ہوگا۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Fazal Maula Sahib! Member elect. Fazal Maula Sahib.

سپاس تشکر

جناب فضل مولا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زما په دې معزز ایوان کښې ټولو ناستو مشرانو، د تحریک انصاف نہایت غیرت مند وروڼو د ټولو نه اول جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چې تاسو ما له وخت را کړو او بیا په دې د تحریک انصاف د دې ملگرو هم مشکور یم چې دوی زه د هیڅ خیز نه په الیکشن دوران کښې خبر کړې یم اوس خبر شوې یم او دې معزز ایوان ته جناب سپیکر صاحب، زما غوندې د عام سړی راتگ دا څه عجیبه خبره ده۔ زه هم خان عجیبه محسوسوؤم خو دا د چا برکت دے؟ اول دا د هغه ذات برکت دے چې مونږ ټول ئې پیدا کړی یو جناب سپیکر صاحب، بیا د هغه چا برکت دے چې ټوله دنیا یواځې پاکستان نه، ټوله دنیا په هغې فخر کوی چې نوم ئې جناب عمران خان دے او مراد سعید دے۔ (تالیان) او بیا په هره ضلع کښې، په هر ډویژن کښې د تحریک انصاف ډیر قد آور، ډیر غیرتیان ایم پی ایز، ایم این ایز او نور داسې مشران دی، منستران دی چې هغوی هم د دې وطن سره، د دې قام سره ډیره زیاته مینه ساتی او د هغوی یو خپل پهچان دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر څه مې واؤریدل په اولنی ځل دې اسمبلی کښې، ډیرې خبرې نه کوم زه شکریه ادا کوم د دې ټولې اسمبلی او په دې یو څو الفاظو چې دا اسمبلی نه ده یواځې دا د گلونو یوه گلدسته ده، زه چې هر طرف ته گورم نو اکثریت پکښې زما دوستان دی، ډیر پکښې زما پیژندگلو دی او ډیر قد آور شخصیات پکښې هم ناست دی۔ جناب سپیکر صاحب، زه د هغه لارې مسافر یم چې هغه لار مونږ ته عمران خان، مراد سعید که زه د یو یو نوم اخلم هغوی بنودلې ده او نن چې زه په دې ځانې ولاړ یم، زما یو وروڼو خبره کړې ده زه د جناب وقار احمد خان زه به ورته مرنه وایم شهید وروڼو به ورته وایم ځکه چې په علاقه کښې ئې خدمات دی خو زه دغه وروڼو ته صرف دا یوه خبره کوم په اشارو پوهیږو بنه۔ ما چې څومره غمرازی کړې ده، زما د تحریک انصاف کارکنانو چې څومره غمرازی کړې ده نو زما په خیال دومره به د هغوی د کور ملگرو به هم نه وی

کری۔ ما چرتہ دے سینی تہ د کامیائی نہ وروستو ہار نہ دے پریبنودے۔ د ہغہ سرہ د غمرائی ما پخپلہ حلقہ کبئی مکمل اعلان کرے وو چے یو پتاخہ بہ شوک نہ د زوی زمونر۔ ورسرہ ہمدردی دہ۔ (تالیان) خو مقابله پارٹی سیاست دا د ہر سری خپل خپل دے۔ زہ دے خپل ورور تہ وایم چے ورورہ پہ سیاست پوہیرو، پہ پینتو پوہیرو، پہ ملگرتیا پوہیرو، دیو بل بہ عزت ساتو او دا اسمبلی خو داسی زمونرہ مشترکہ کور دے جناب سپیکر صاحب، چے د دے د بنہ ساتلو زمونر۔ تربیت دا شوے دے چے دے بہ مونرہ دا خیال ساتو۔ زہ دیر وخت نہ اخلمہ، دویمہ پیرہ بہ ما لہ بیا اجازت راکوئی ان شاء اللہ پہ تفصیل بہ خبری کومہ۔ جناب سپیکر صاحب، زہ کہ دلته کبئی یو گل بیا د دے خپل د پی تہی آئی د کارکنانو دا علاقے کبئی چے زما نہ شا تہ کوم کارکنان ناست دی چے ہغوی شپہ او ورخ یوہ کرے وہ او د ہغہ غونڈہ گانو مقابله ئی کرے دہ چے حکومت زما دے توپکے ہغوی رانیولی دی، منستیز زمونر دی توپکے ہغوی گرخولی دی خوزہ خراج تحسین پیشن کوم خپل منستیرانو تہ، خپل ورکرانو تہ، مادے خپل منستیرانو تہ ہم اووئیل چے زہ ہغہ مسافریمہ چے ہمیشہ مونر۔ لہ مراد سعید او عمران خان ہغہ تعلیم راکرے دے چے خپل تبلیغ کور کور تہ اورسوئی او زہ د عمر پہ دے حصہ کبئی ہم زما علاقہ دیرہ غریزہ علاقہ دہ خو اوس د خدائی رحم دے د مراد سعید، د سی ایم او زمونر۔ خصوصاً د مرکزی حکومت پہ کوششونو باندے دیرہ زیاتہ دیویلپ شوے دہ خو بیا ہم د دیویلپمنٹل کارونو ہم دیر زیات ضرورت دے۔ توقع ساتم زہ یو گل بیا ستاسو د تولو دیر زیات مشکوریمہ دیرہ، زیاتہ شکریہ او مننہ۔ زہ د خپلو تولو معززو اراکینو چے پہ دے اسمبلی کبئی خومرہ ناست دی د ہغوی دیر زیات مشکوریمہ چے ما لہ ئی تائم راکرو، ہریو کس فرداً فرداً ما تہ پخیر وئیلے دے زہ ئی دیرہ مننہ کوم، دیرہ شکریہ۔ بعضی خلقو بہ خو بہ کیدی شی پہ بغض معاویہ کبئی وی خو زہ بیا ہم د ہغوی شکریہ ادا کوم کہ زما پخیر چا نہ وی کرے خو خیر دیرہ مہربانی، السلام علیکم۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Item No. 3. 'Leave Applications' - محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ 18 جولائی تا 15 اگست؛ جناب فخر جہان صاحب 18 جولائی؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب 18 جولائی؛ جناب

عنایت اللہ 18 و 19 جولائی؛ جناب سراج الدین صاحب 18 تا 26 جولائی؛ جناب سردار محمد یوسف زمان صاحب 18 جولائی؛ جناب انور زیب صاحب 18 جولائی؛ جناب ارشد ایوب صاحب 18 جولائی؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب 18 جولائی؛ محترمہ ملیحہ اصغر خان صاحبہ 18 جولائی؛ جناب محمد نعیم خان صاحب 18 جولائی؛ حاجی قلندر لودھی صاحب 18 جولائی؛ حاجی اکبر ایوب صاحب 18 جولائی؛ مفتی عبدالرحمان صاحب 18 جولائی؛ جناب محمود احمد بیٹنی صاحب 18 جولائی؛ جناب نثار احمد خان صاحب 18 جولائی۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Deputy Speaker: Item No. 4. 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Babar Saleem Swati;
3. Mr. Sultan Muhammad Khan; and
4. Mst. Sobia Shahid.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5. 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Deputy Speaker:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Akbar Ayub Khan;
3. Mr. Muhammad Zubair Khan;
4. Mst. Zeenat Bibi;
5. Mst. Sammar Haroon Bilour; and
6. Mst. Naeema Kishwar Khan.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9. 'Call Attention Notices': Miss Baseerat Khan MPA, to please move her Call Attention Notice No. 2423.

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ Call Attention Notice start کرنے سے پہلے میں اپنے محترم ممبر فضل مولا صاحب کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ہماری پی پی ٹی آئی کی جو کل وہاں پہ الیکشن ہوئے ہیں پنجاب میں، ان کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے ان سب ممبرز کو اپنے پرائونٹل ممبرز کو اور نیشنل جتنے بھی ممبرز ہیں سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور پی ایم ایل این کو جنہوں نے اپنی ہار تسلیم کی اور جمہوریت کا ایک حسن، ایک رنگ انہوں نے دکھایا یہی اصل جمہوریت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی Call Attention کی طرف آتی ہوں۔

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل ضلع خیبر تحصیل لنڈی کوتل میں واقع ہے۔ اس ہسپتال سے نہ صرف مقامی لوگ بلکہ افغانستان کے لوگ بھی علاج کے غرض سے آتے ہیں مگر بد قسمتی سے اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، Technicians کی کمی ہے۔ پانی بجلی جیسی سہولت بھی میسر نہیں ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے اور وہاں کے لوگ معمولی ٹیسٹ اور معائنے کے لئے بھی پشاور کے ہسپتال میں Refer کئے جاتے ہیں اور سہولت نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کی اموات بھی ہوئی ہے اور اب تک اس ہسپتال میں مختلف کیڈرز کی آسامیاں خالی پڑی ہیں جس کی تعداد تقریباً 210 تک ہے۔

جناب سپیکر صاحب، اگر دیکھا جائے یہ ہاسپٹل جس وقت بنا تھا تو اس وقت کی تعداد کے مطابق، آبادی کے مطابق یہ ہاسپٹل اس کے لئے کافی تھا لیکن اگر ابھی دیکھ لیں چونکہ تحصیل لنڈی کوتل ضلع خیبر کے بارڈر پہ واقع ہے، افغانستان کے ساتھ ہے تو وہاں پہ مختلف Patients جب افغانستان سے بھی آتے ہیں تو اسی ہاسپٹل میں آتے ہیں۔ اگر ہم دیکھ لیں تو Most of the time ہمارے Dialysis کے Patients جو ہیں وہاں پہ Dialysis کی مشینیں بھی ہیں لیکن بد قسمتی سے وہاں پہ ٹیکنیشن اور وہاں کے جو Specialized Doctors ہیں Dialysis کے لئے وہ وہاں پہ موجود نہیں ہیں۔ میں وہاں کے جو ابھی Currently DHO ہے وہ اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں، جتنا وہ کر سکتے ہیں وہ سہولیات فراہم کر رہے ہیں لیکن میری ڈیپارٹمنٹ سے اور منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی چونکہ وہاں پہ ڈاکٹرز کی

کمی ہے اور Patients زیادہ ہیں، دن بدن بڑھ رہے ہیں تو یہ جو خالی آسامیاں ہیں ان پہ جلد از جلد Recruitment کر لی جائے۔ Thank you۔

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر مستمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: Minister concerned, please لاء منسٹر کا Mike on کریں، Mike on کریں پلیز۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر، میڈم نے جس ہسپتال کی طرف نشاندہی کرائی ہے اور بڑا Genuine مسئلہ ہے جو انہوں نے کہا ہے اس میں کافی حقیقت بھی ہے لیکن میں ان کے Notice میں دو باتیں لانا چاہوں گا کہ وہاں پہ جس طرح انہوں نے کہا کہ بجلی کا مسئلہ تھا الحمد للہ وہ تقریباً بھی Solve ہو گیا ہے۔ وہاں پہ Solar system بھی Install کر دیا گیا ہے اور الحمد للہ Functional بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ ٹیوب ویل کا ہے تو پانی بھی وہ مسئلہ بھی سر، حل ہو گیا ہے۔ وہاں پہ نادر کلمے سے وہاں سے ٹیوب ویل کا پانی جو ہے وہ ابھی ہسپتال کی طرف آ گیا ہے وہ بھی ان شاء اللہ ابھی چل رہا ہے۔ سر، وہاں پہ MOs کی تعداد Seventy six ہے جو ابھی تک سر، پورے MOs وہاں پہ سارے موجود ہیں اور Seven Specialist Doctors جن کی کمی ہے اس پہ میں میڈم کو یقین دہانی کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ جلد از جلد وہاں پہ ٹرانسفر کر دیئے جائیں گے بلکہ میرے خیال میں ان کے لئے Adhoc پہ وہ جو Enrolment ہو رہی ہے ایک مہینے کے اندر اندر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ڈاکٹرز بھی وہاں پہ Enroll ہو جائیں گے۔ پھر انہوں نے جس طرح ٹیسٹوں کے بارے میں کہا کہ معمولی ٹیسٹ کے لئے بھی Refer کئے جاتے ہیں یا کسی اور سلسلے میں، اس میں زیادہ تر یہ Dialysis والے، Heart Patients اور CT Scan وغیرہ وہ سہولیات وہاں پہ نہیں ہیں۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ Technicians وہاں پہ نہیں ہیں تو ان مریضوں کو پشاور کے لئے Refer کیا جاتا ہے لیکن اس میں بھی خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ میرے پاس Detail بھی اگر ہے تو میں میڈم کے ساتھ Share بھی کر لوں گا۔ پہلے 107، مئی 2002 میں 107 تھے اور ابھی Last July میں 50 آدمی صرف وہاں پہ Refer کئے گئے ہیں پشاور کی طرف۔ میں ان کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ جو وہاں پہ Medical Technicians ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ جلد از جلد اس پہ کام جاری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد وہاں پہ یہ Medical Technicians سارے Enroll کر دیئے جائیں گے۔ Nurses کا مسئلہ بھی ہے وہاں پہ۔ 57

Nurses ہیں، وہ بھی Short ہیں۔ جس طرح آپ کو پتہ ہے ابھی ایک مسئلہ تھا جس کی وجہ سے یہ Nurses وہاں پہ نہیں جا سکیں، وہ مسئلہ ابھی حل ہو گیا ہے تو Hopefully وہ بھی Coming Month میں یہ سارا کچھ ان شاء اللہ تعالیٰ، اس مہینے کے آخر میں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ نرسیں بھی وہاں چلی جائیں گی۔ باقی اگر میڈم کی کوئی ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ میرے ساتھ بیٹھ جائیں گی، میں ڈیپارٹمنٹ کو ان کے ساتھ بٹھا کے جو ان کی شکایات ہوں گی ان شاء اللہ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب مسند نشین: جی میڈم!

محترمہ بصیرت خان: شکریہ منسٹر صاحب، میں امید کرتی ہوں کہ جو Commitments آپ نے کی ہیں وہ پورے ہو جائیں گے۔ Thank you۔

Mr. Chairman: Next. Mr. Ikhtiar Wali, MPA to please move his Call Attention Notice No. 2432, (Lapsed).

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (فیز۔ ٹو) ایمپلائز

(ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 10. The Honourable Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022.

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): Sir, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 in the House.

Mr. Chairman: It stands introduced.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب مسند نشین: جی عبدالسلام صاحب! Suspension د پارہ تاسو دا اووایٹی۔

Mr. Muhammad Abdulsalam: Thank you Mr. Speaker. Under rule 240, rule 124 may be relaxed and allow me to move a resolution.

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Move.

قرارداد

جناب محمد عبدالسلام: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سندھ میں بلال کاکا کے قتل کے بعد سندھ کے مختلف علاقوں میں پختون قوم پر تشدد واقعات کی فضاء قائم کی گئی جس میں پختون قوم کے کاروبار، کے قائم کردہ کاروباری مراکز سرگرمیوں کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ قتل کے اس واقعہ کو قانون، آئین اور عدالت کے ذریعے آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے۔ اس واقعہ کو پوری پختون قوم کے ساتھ جوڑنا اور ان واقعات کا ہونا پوری پختون قوم کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ سندھی قوم اور پختون قوم دونوں اپنی جگہ تہذیب یافتہ قومیں ہیں۔ اس طرح کے واقعات سے کوئی دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ سندھی، پنجابی، بلوچی اور پختون تمام پاکستانی ہیں۔ اس طرح کے واقعات ملک پاکستان کی سالمیت کے لئے بے حد نقصان دہ ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سندھ کے قوم پرست رہنماء اور دیگر پارٹیوں کے سیاسی رہنماء غفلت نہ برتیں اور آگے آکر اس سنگین مسئلے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں اور تمام مسائل کو آئین اور قانون کے دائرے میں حل کریں تاکہ بھائی چارے کی فضاء قائم ہو سکے۔ نیز سندھ حکومت بھی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے سندھ کے تمام شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب، دو تین باتیں کرنا چاہوں گا۔ سپیکر صاحب، مضبوط او مستحکم پاکستان د پاکستان د ترقینی ضامن دے او مضبوط، مستحکم پاکستان د پارہ دا چہی کوم د لسانیت پہ نوم باندی تقسیم چالو دے د صوبہ پہ نوم باندی، دا ختمول ڀیر زیات ضروری دی۔ پاکستان تحریک انصاف مضبوط، مستحکم پاکستان د پاکستان تحریک انصاف د منشور حصہ دے او مونبر دا غوارو چہی پاکستان یو مو تہی وی۔ سندھ، پنجاب، بلوچستان، پختونخوا دا د پاکستان حصہ دی نو بیا ولہی ہغلتنہ یو پبنتون تہ ویٹلی کیری چہی تہ دلتنہ نہ اووئہ، دے د پاکستان شہری نہ دے، سندھ د پاکستان حصہ نہ دے، ولہی ہغلتنہ نہ یو پبنتون ویستلہی کیری؟ دلتنہ کبھی زمونرورونرہ ناست دی د پبنتون پہ نوم باندی سیاست کوی، دلتنہ پاکستان کبھی زمونر پہ دہی صوبہ کبھی د پبنتون د حقوق پہ نوم آواز دوئی اوچتوی۔ د دوئی پہ ووت باندی اوس ہم دغلتنہ دا

Imported حکومت ناست دے او دوی د هغوی اتحادیان دی او دغه Imported حکومت چې کله په حکومت کښې راغلې دے پښتون سره دوی خپله کینه او بغض سرگنده کړے دے۔ په خیبر پختونخوا باندې د دوی د راتلو سره اوږه بند کړی دی۔ اوس هم غنم هغوی په خیبر پختونخوا باندې بند کړی دی۔ د دوی په حکومت کښې هغلته په پښتنو باندې ظلم زیاتې کیري۔ دلته نه آواز د دې بینچونو نه آواز نه اوچتیري د هغې د پاره۔ بل طرف ته مونږ مسلمانان یو، دلته کښې د اسلام په نوم باندې هم سیاست کیري۔ زمونږ یو اسلامی رهنماء، د اسلامی پارټی رهنماء د سعودی عرب نه بیان ورکوی چې دغلته کښې دا سندھ د سندھیانو حق دے دغلته د پښتنو حق نشته۔ نوڅه اسلام خو مونږ ته، مسلمانان د یو وجود په مانند مونږ ته وائی چې مسلمان ټول یو وجود په مانند دی۔ چې د وجود یو حصې ته تکلیف وی ټول مسلمانانو ته تکلیف وی نو هغه بیا ولې یو مذهبی رهنماء، هغه ته څنگه مذهبی رهنماء مونږ وایو چې هغه هغلته کښې د لسانیت او د نفرت آواز اوچتوی، د قومیت آواز اوچتوی؟ مونږ ته یو پاکستان آواز اوچتول پکار دی، مونږ پاکستانیان یو او مضبوط مستحکم پاکستان د پاره مونږه ټولو ته خپل کردار ادا کول پکار دی۔ والسلام۔

جناب مسند نشین: جی۔ یو منټ جی۔ دا جوائنټ ریزولیشن دے تاسو سره څوک څوک نور دی دیکښې سلام صاحب؟

جناب محمد عبدالسلام: جی؟

جناب مسند نشین: تاسو سره نور څوک څوک دی دیکښې، د هغوی نومونه واخلى کڼه؟

جناب محمد عبدالسلام: شوکت یوسفزئی صاحب دے او فضل الهی، وزیر قانون صاحب فضل شکور خان دے پکښې۔

جناب سردار حسین: جناب! زه به دې حوالې سره یو څو خبرې اوکړم۔

جناب مسند نشین: ښه څه بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب۔ مونږ خو Appreciate کوو هم خو جناب چیئرمین صاحب، زما خو همیشه دا ریکویسټ وی چې دا قرارداد که متفقہ شی لکه اوس

د لوډشيدنگ په حواله مونږ قرارداد راولو نو ما د ټولو پارټو نه دستخط واغستو نو دا ډيره غوره وي او ډيره خه خبره ده. زمونږ دې ورور خبره اوکړه چې څوک د پښتنو په نوم سياست کوي. زما نه دے خیال چې، بالکل د هر سياسي جماعت يو خپل بيانیه وي، يو خپل Narrative وي. عوامی نیشنل پارټی په دې خاوره کښې د پښتنو او د مظلومانو سياست کوي او زما خیال دا دے چې په دې فخر کوؤ، دا زمونږ د پاره څه د پیغور خبره نه ده. دے هم پښتون دے او چیئرمین صاحب تاسو هم پښتانه یئې او مونږ ټول د پاکستان باشندگان یو او مونږ چې د پښتنو یا د پختونخوا د حق خبره کوؤ یا چې مونږ د Federating Units د آئینی حقوقو خبره کوؤ نو مونږ د پاکستان خبره کوؤ. زما نه دے خیال چې مونږ د هندوستان خبره کوؤ. مونږ که د امن خبره کوؤ خو پاکستان له ئې غواړو. مونږ که د روزگار خبره کوؤ خو پاکستان له ئې غواړو. مونږ که د لوډشيدنگ د ختمولو خبره کوؤ خو پاکستان له ئې غواړو. مونږ که د آئين د بالادستنی خبره کوؤ خو پاکستان له ئې غواړو. مونږ که د انسانی حقوقو د تحفظ وړکولو خبره کوؤ خو د پاکستان خبره کوؤ. مونږه د اظهار رأي د آزادی خبره کوؤ نو هم پاکستان له ئې کوؤ. مونږ که د گاؤنډ سره د چه تعلق خبره کوؤ نو د پاکستان په گټه ئې کوؤ. زه نه پوهیږم چې یو پښتون چې ځان ته پښتون وائی دا خو جمهوریت دے. ته به د پی تی آئی نه منتخب ئې، نکهت بی بی به د پیپلز پارټی نه منتخب وي، زمونږه حاجی صاحب به د جمعیت نه منتخب وي، زه به د اے این پی نه منتخب یم. دا خو مونږ وایو چې د پختونخوا نه مونږه ووت غواړو، د پختونخوا نه مونږه نمائندگی غواړو نو بیا د دې پختونخوا وکالت به په دې اسمبلی کښې څوک کوی؟ چې څوک ئې کوی نو ته هغه له پیغورونه مه ورکوه، ته هغوی له شایاش ورکړه، ته هغوی په شا اوډ بوه. که مونږ کمزورې خبره کوؤ ته زمونږ نه مضبوطه خبره اوکړه. څلور کاله ستا په مرکز کښې حکومت وو ته ما ته یو آئینی حق او بنایه چې ستا حکومت پختونخوا له ورکړے وی. لسم کال دے ستا په پختونخوا کښې د اقتدار، ته ما ته یو قرارداد داسې اوخایه چې تا په آئینی توگه باندې خپله بجلی د مرکز نه غوښتې وی؟ تا ترینه د تیل او د گیس ایکسائر ډیوتی غوښتې وی؟ تا ترینه بین الاقوامی تجارت کهلاؤ غوښتې وی؟

تا ترينه په مرکزی بچت کښې خپله برخه غوښتې وي؟ تال له چې آئين کوم په اتلسم ترميم کښې انتظامی اختيار درکړې دے، سياسی اختيار درکړې دے، مالی برخه ئې درکړې ده، ته مال له په دې اسمبلی کښې په دې لسو کالو کښې يو قرارداد راوړه؟ بيا بيا مونږ لگيا يو چې راځي چې يو قامی جرگه جوړه کړو، دا قامی جرگه چې مرکز ته لاړه شی او کوم بچت راشی نو هغه به تاسو له راځي ستاسو حکومت دے۔ تاسو دلته د اپوزيشن سره کوم سلوک کوئ د هغې نه خو ټوله دنيا خبر ده۔ زه حق خود خپل ذات د پاره نه غواړم خو چې د قام د پاره ئې غواړم نو د قام د پاره حق غوښتل زما وروره زه نه گنرم چې دا د پيغور خبره ده دا د شایاش خبره ده۔ جناب سپيکر، جناب چيئرمين صاحب، مونږ د دې حکومت نه دا توقع کوؤ، د دې حکومت نه دا توقع کوؤ چې اوس خود دوي مرکز کښې حکومت نه دے کنه۔ دا د دوي په حکومت کښې دغلته زما يو ورور پاڅيدو چې د عوامی نیشنل پارټی په دور کښې دهما کې وې او وې کنه۔ سوات کښې هم وې، بونير کښې هم وې، پختونخوا کښې هم وې خو پټ شوی نه يو، په ډاگه ورته ولاړو۔ دا نن چې ستا په وړاندې زه ولاړيم، په ما درې حملې شوی دی۔ دا ته چې کوم ځانې کښې ناست ئې دغلته به بشير بلور ناست وو، هغه ځانې به عالمزيب ناست وو، هغه ځانې به ډاکټر شمشير ناست وو۔ راشه اولس پرېږده زما هغه ممبران او شماره کوم چې دهشتگردو وژلې دی۔ زما ورسره د ذات جهگړه نه وه، زما ورسره په پوله پټی مسئله نه وه ما خود قام وکالت کړے دے۔ زما پارټی خود خاورې وکالت کړے دے، بيا به ئې هم کوؤ، بيا به ئې هم کوؤ، بيا به ئې هم کوؤ۔ زه نه گنرم زما وروره ته ما ته وائې چې د پاکستان خبره او کړه نوزه خود پاکستان د آئين خبره کوم۔ ځان کښې ايمان پيدا کړئ، ځان کښې جرات پيدا کړئ او راپاڅئ دا Offer درله زه درکوم، راځي چې کميتی جوړه کړو، تاسو په مرکز کښې په حکومت کښې نه يئ، راځي چې کښينو ورته، د پارليمان مخې ته احتجاج اوکړو، کيمپ ورته اولگوؤ، آئين د ځان سره وړو۔ د دې پختونخوا د څلور کورپه عوامو په ما هم حق دے په تاسو ئې هم حق دے چې د هغوی وکالت به کول غواړی۔ نن ته ما ته وئيلې شې ستا عمران صاحب چې وزير اعظم وو چې خيبر ته راغې په جلسه عام کښې ئې دا خبره اوکړه چې زه د

بجلئی رائیلتی نہ شم ورکولپی، تا جواب ورکریے دے، تہ جواب ورکولپی شپی، تہ
 پہ خپلہ پارٹی کبھی د پختونخوا د حق خبرہ کولپی شپی؟ ستا 43 ایم این ایز وو،
 خلور کالہ تا اقتدار کریے دے، ما تہ د قامی اسمبلی ریکارڈ راواخلہ چپی پہ
 ہغہ 43 ایم این ایز کبھی، د بجلئی شل شل پولونہ ورلہ ورکری، واپس راخی، د
 گیس کنکشنی ورلہ ورکری، واپس راخی، پنخوس کروہہ فنڈ ورلہ ورکری،
 واپس راخی۔ راخہ، راخہ چپی دا نن ستا کوم Mines دی، خلور زرہ لائسنسیس
 کینسل شوپی خلور زرہ، نن Tribunal نشتہ۔ پہ 2018 کبھی قانون تاسو جوہ
 کریے دے د معدنیاتو د پارہ۔ نن ستا سو او گورہ د Emerald، د Emerald لیزونہ
 ہغہ کینسل شو۔ سیکرٹری لہ ئی د Tribunal اختیار ورکریے دے، سیکرٹری لہ
 ئی د جج اختیار ورکریے دے۔ پہ ہغہ لیزونو کبھی شوک برخہ دار دی؟ ہغہ
 لیزونہ د چا پہ وینا بانڈی کینسل کیپی؟ د ہغہ لیزونو نہ پینتانه شوہرہ محرومہ
 شو؟ د پینتنو د کھربونو روپو پہ مالیت بانڈی چا چا قبضہ اوکرہ؟ عوامی
 نیشنل پارٹی بہ White paper شائع کوی او دا د لسو کالو د حکومت
 کارگزاری چپی دہ دا بہ ہم عوامو تہ ایردی۔ مونر دلته ناست یو مونر لہ خلق
 ووت نہ را کوی، زار شم ترینہ تاسو لہ ئی درکوی، تاسو لہ ئی درکوی تاسو تہ
 مبارک شہ، بل چا لہ ئی ورکوی ہغوی تہ مبارک شہ خو خان کبھی جرات پیدا
 کول غواری چپی مونر نن دلته ناست یو د پختونخوا وکیلان یو۔ دا فیصلہ بہ د
 پختونخوا خلور کروہہ اولس کوی چپی د دپی پینتنو، د دپی دہشتگردی خپلی
 پینتنو، دا د آئین د حق نہ د محرومو پینتنو، دا د بی کسہ پینتنو او د پختونخوا
 وکالت چپی دے دا بہ شوک کوی؟ دا بہ مونر کوؤ، کہ پہ اسمبلی کبھی یو کس
 ناست وی، ہم بہ د دپی مظلومو قامونو او د دپی مظلومانو وکالت کوؤ او کہ شل
 ناست وی ہم بہ پکبھی کوؤ۔ جناب سپیکر، تربیت پکار دے۔ مونر تول یو ورونہ
 یو، تہ د مردان ئی او زہ د بونیریم۔ زما ہغہ ورور د نوہار دے، شوک بہ د
 شانگلی وی، شوک بہ د ہتہ گرام وی، شوک بہ د بنوں وی، شوک بہ د چارسدہ
 وی، مونر تول پینتانه یو، دا خبری نورپی مہ کوئی۔ تہ دہشتگردو تہ او دریدی
 شپی، زما مشر تہ ئی وئیلی دی اسفندیار خان تہ ئی وئیلی دی چپی ما لہ لار
 را کرہ زہ پہ اسلام آباد ورخم، ما نہ ئی ایک ہزار خلق اوڑل دا ئی د قام د پارہ

اوڙل، ته دا خبره ڪوئي ڇڻي غلطي به ٿي، ڇڻي غلطي به ٿي نو بچ به ٿي ته بچ ٿي، پينٽه اويا ڪالهه پس نن ستا خلق اوڙو ته په قطار ڪينهي ولاڙي، پينٽه اويا ڪالهه پس نن خلق د بجلئي بل نه شي جمع ڪولي، پينٽه اويا ڪالهه پس هر ڪال پينٽانه ڄوانان ڪراچي ته، پنجاب ته، سعودي ته نو ڪرو له ڄي، مسافرو له ڄي، دا تپوس ڪول د چا حق دے؟ نن اسمبلو ته تاسو دي له راغلي يئي ڇڻي اپوزيشن له به روڊ نه ورڪوئي، اپوزيشن له به تيوب ويل نه ورڪوئي، اپوزيشن له به فنڊ نه ورڪوئي او ستاسو به دا خيال وي ڇڻي دا خلق به بيا مونڙ د اپوزيشن د ممبرانونه لڙي اوساتو، نو ڪه داسي وه نو پنجاب ڪينهي ستاسو حڪومت نه وو، په پنجاب ڪينهي د مسلم ليگ حڪومت وو ڪه داسي وي ڇڻي په داسي وخت ڪينهي مسلم ليگ اقتدار په لاس ڪينهي ڪرو ڇڻي د IMF agreements شوي وو ريتونه به سيوا ڪيدل، په دي يو عام وگري هم پوهيدو، په دي شهباز شريف هم پوهيدو خو ڪه هغه دا ڪار د هر ڇهه د پاره ڪري دے قام ته د وضاحت او ڪري، قام ته د وضاحت او ڪري۔ دا خبره ما ته د عوامي نيشنل پارٽي پسي ڇڻي خبره ڪوئي نو پينٽنو سوچ پري ڪوئي سوچ، مونڙه هغه تحريڪ يو ڇڻي د دي پاڪستان جوڙولو لا يو ڪال نه وو شوئي يو ڪال، (مداخلت) ڪامران خان خير دے ته به خبره او ڪري، اوبه ڪري۔ زه د هغه تحريڪ سره تعلق ساتم ڇڻي په 12 اگست 1948 د صوبي يو وزير اعليٰ وو ڇڻي قيوم خان نامه ٿي وه قيوم خان، شڪور خان د چارسدي ناست دے، د بابري گاڙندي دے شپڙ سو هه خدائي خدمتگار ٿي اوڙل، زه ورڪ شوم؟ نن قيوم خان ڇوڪ پيڙني، د پلار نوم ٿي چا له ورڄي، قبر ٿي چا ته معلوم دے؟ آؤ، زه به تعداد ڪينهي ڪم ٿي، زما آواز به دنيا نه اوڙي خو موجود ٿي، وجود لرمه، ولي ٿي ڪمزوري ڪري ٿي ڪم ٿي دا جي دا تپوس نن عمران خان هم د رياست نه ڪوي، نن نواز شريف هم د رياست نه ڪوي، نن جنگ پنجاب ته لاڙو خو جنگ د ڇهه ڪوي، وائي جنگ د جمهوريت ڪوڙ، نو دواڙو ته شاباش وايو ڇڻي بيانيه د جمهوريت ده، بيانيه د امن ده، بيانيه د ترقي ده۔ امن به ڇنگه راڄي؟ ڇڻي جمهوريت وي۔ ترقي به ڇنگه راڄي؟ ڇڻي جمهوريت وي۔ د عوامو مسئلي به ڇنگه ختميري؟ ڇڻي حقيقي جمهوريت وي ڇنگه ڇڻي په هندوستان ڪينهي دے، ڇنگه ڇڻي زما گاڙندي ڪينهي دے، ڇنگه ڇڻي ترقي يافته ملڪونو ڪينهي دے۔ مونڙ د

پیغور خلق نہ یو چہ مونبر لہ پیغور را کوئی، مونبر لہ پیغور مہ را کوئی، مونبر د قام د پارہ د قام د دشمنانو دشمنی پہ سر اغستی دی خو مونبر د قام و کالت نہ دے پریبنو دی۔ جناب چیترمین صاحب، زما خواست دے د حکومت ممبرانو تہ چہ پہ خائی د دہ مدلل خبرہ او کئی را خئی چہ کینینو اپوزیشن خیل دشمنان مہ گنری، دا تاسو د یوہ نظریہ خلق یئ مونبر د بلہ نظریہ خلق یو۔ لس کالہ پس تہ او گورہ ستا Throw forward خہ تہ اور سیدو؟ ہغہ پہ پینتو کینہ وائی نہ چا چا تلہ او نہ چا را غلہ، دا اختیار استعمالوئ تاسو چہ اپوزیشن لہ فنہ نہ ور کوئی، دا اختیار تاسو استعمالوئ چہ نن د Asian Development Bank سکیم را غہ، Asian Development Bank دہ صوبہ لہ Loan ور کوئی، Soft loan ور کوئی، قرضہ بہ ئہ صوبہ ور کوئی، زما حلقہ بہ ئہ ہم ور کوئی او د شوکت یوسفزئی حلقہ بہ ئہ ہم ور کوئی، د نگہت بی بی، مونبر تول اپوزیشن بہ ئہ ور کوئی خو فنہ بہ بیا او ترقیاتی سکیمونہ بہ تہ بیا د حکومت پہ حلقو کینہ تقسیموئ، دا ستا کوم انصاف دے لہ دا خور اتہ او وایہ؟ نن د 2013 نہ ستا تولو د پپارٹمنٹس تہ حکم شوے دے، حکم شوے دے دا غیر قانونی کار نہ دے، دا غیر آئینی کار نہ دے چہ تہ Leaseholder appeal نہ اورہ، تا Appellate Board نہ دہ جوہ کرہ او تا سیکرٹری لہ اختیار ور کوئی نو تہ ور کوئی NAB لہ اجازت چہ د یو یو کیس را او باسی چہ پہ یو یو کیس کینہ پہ لیز کینہ شوک برخہ دار دی، شوک شراکت دار دی؟ جناب سپیکر، مونبر کہ پہ اپوزیشن کینہ یو مونبر چرتہ د اسمبلی ماحول د خرابولو کوشش نہ دے کرہ۔ زہ چہ خبرہ او کرہ دوئ بہ پاخی عوامی نیشنل پارٹی خو Easyload کرہ دے یا ہلکہ لس کالہ ستاسو د اقتدار او شو لس کالہ، اونیسئی کنہ پھانسی ئہ کرہ کنہ جیل کینہ ئہ واچوئ کنہ چا منہ کرہ ئہ۔ لہ بہ پہ سیاست کینہ برداشت پیدا کوئ، شائستگی بہ پکینہ پیدا کوئ، احترام بہ پکینہ پیدا کوئ، پہ دلیل بہ خبرہ کوئ حکہ کہ چہ د چا عمر ونہ کم ہم دی خودا فورم چہ دے دا دیر Mature forum دے، دا دہ صوبہ یو دیر با احترامہ فورم دے۔ جناب سپیکر، ہیخ چرتہ ما بہ چرتہ غلطہ خبرہ نہ وی کرہ۔ زما د پارہ عمران خان صاحب ہم محترم دے، زما د پارہ شہباز شریف صاحب ہم محترم دے، زما د پارہ مولانا صاحب ہم محترم دے،

زما د پاره زرداری صاحب هم محترم دے ، مونږ د یو بل احترام که اوساتو ، اوس خودا په هغې Details کښې نه ځم بیا به دوی خفه کیری جناب چیئرمین صاحب ، خو ضرور تاسو ته وایمه جناب چیئرمین صاحب چې د دې فورم نه ، نن تاسو او گورنې نن که زه په لوډ شیدنگ باندې ان شاء الله قرارداد ټولو پارټو ما سره اومنو زما به خواهش وی چې حکومت د دې Follow-up بیا واخلی چې مونږه لار شو او مرکز سره جناب چیئرمین صاحب ، خبره او کړو او دا دومره اوږده خبره مې جناب چیئرمین صاحب ، د دې د پاره او کړه چې زمونږه ممبر صاحب غیر ضروری طور باندې یا هلکه تاسو زمونږ نه یږیږی ولې؟ هڅې مو په دماغو پراته یو ، مونږ Genuine خلق یو که زمونږه جنگ د اقتدار وې ولې تاسو زمونږ نه هوښیار ئی؟ ولې تاسو زمونږ نه تجربه کار ئی؟ ولې تاسو له زمونږ نه خبرې ښې راځی؟ ولې تاسو زمونږ نه Diplomacy ښه کولې شئ؟ ولې تاسو زمونږ نه Lobbing ښه کولې شئ؟ زما تحریک د سلو کالو دے ستا لیږ په خپله وائی چې تاسو د دوه ویشو کالو ئی ، نو چرته د سلو کالو تحریک او چرته د دوه ویشو کالو پارټی او تاسو د خلقو خوښ یئ وروږه زمونږه هم خوښ ئی خود خوښې کارونه کوئ او د خوښې خبرې کوئ بدرنگی مه پیدا کوئ۔ جناب چیئرمین صاحب ، زمونږ جنگ د اقتدار نه دے زمونږ جنگ د اختیار دے۔ مونږ په دې نه یو خفه چې زمونږ په اسمبلئ کښې تعداد کم دے بلکه مونږ په دې خبره خوشحالیږو چې نن عمران خان صاحب وائی چې روس سره تعلق جوړ کړه ، نن هم مونږ ته خلق وائی ، وائی دا د روس ایجتیان دی ، دا د چا سیاست گټه او کړه؟۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بابک صاحب! تائم۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب ، نن هم عمران خان صاحب وائی چې آزاده خارجه پالیسی غواړم ، دا چغې خو مونږه وهو چې هندوستان سره تعلق برابر کړه ، افغانستان سره تعلق برابر کړه ، نو مونږ ته بیا وائی دا د هندوستان ایجتیان دی نو دا سیاست د چا دے؟ نن که ئی نواز شریف وائی چې "ووت کو عزت دو" ، دا خود مضبوط جمهوریت یعنی د قامی جمهوری انقلاب نعره ده ، دا

نعره د چا ده؟ دا نعره د عوامی نیشنل پارټی ده، مونږ پرې خوشحاله یو زور او کړئ، زور او کړئ چې آئین بالادست شی، پارلیمان بالادست شی، د قانون عملداری شی، صوبو ته خپل حقوق ملاؤ شی، د مظلومو قامونو شناخت برقرار پاتې شی، د هرې ژبې، د هرې ژبې احترام او کړئ، د هر کلچر احترام او کړئ۔ خنګه چې تاسو وایئ چې پاکستان ګلدسته ده دا به هله ګلدسته وی چې هر ورور ته پکښې خپله برخه ملاؤ شی، هر ورور ته خپل احترام ملاؤ شی، هر ورور ته خپل تحفظ ملاؤ شی، هغه ته سیکورټی ملاؤ شی هله به پاکستان پاکستان وی۔ دا چې د چا د پاره د پاکستان نعرې وهئ، کله به تاسو له اقتدار درکوی او کله به هغوی له اقتدار ورکوی۔ نن پښتانه تاسو له مبارکی درکوی، زر ځله درله درکوی خو هغوی له موڅه او کړل؟ زه مونږ خو ورله څه نه وو کړی مونږ خو کرپشن او کړو بقول ستاسو، زمونږ په وخت کښې دهشتګردی وه خو په لس کاله کښې۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بابک صاحب! نورې خبرې په بل، بل قرارداد باندې به هم خبرې کوئ، ستاسو خپل قرارداد هم دے۔

جناب سردار حسین: خیر دے بیا به پرې هم خبرې او کړو کنه؟

جناب مسند نشین: نگهت بی بی خبرې کوی۔

جناب سردار حسین: مهربانی چیٹرمین صاحب، نو دا خبره مې کوله کامران ځوان دے زما امید دے چې هغه پاڅی هغه به په خندا باندې تقریر کوی، هغه به د فضل حکیم په شانته تقریر نه کوی چې مونږ ته به ګوته سنډوی؟ دوی به په خوشحالی باندې خبره کوی ان شاء الله د دې صوبې وکالت به کوی که خیر وی۔ عوامی نیشنل پارټی تاسو له تسلی درکوی چې د دې صوبې د یو یو حق د پاره د یو یو حق د پاره عوامی نیشنل پارټی، تاسو خو مړه د مړه څه ځوانان ئې، Smart ئې، تعلیم تافته ئې، خلق هم خوبنوی، Tigers هم ئې، سیاست کښې مو هم Smartness دے که هر څوک وی عوامی نیشنل پارټی به ورسره ان شاء الله د دې صوبې د پاره ولاړه وی جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: Thank you۔ جی نگهت بی بی، خو لږ مختصر۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: دیرہ مننہ، نہ مختصر خبرہ نہ دہ زما، اوگوری جی لبر
غونڈی دا اوگوری۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دوہ قراردادہ نور دی بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: قرارداد پہ چا باندی راغلہ دی لبر مہربانی بہ اوکری۔

مقابلہ ابھی جاری رہے گا دیر تلک

چراغ ختم ہوئے ہیں نہ رات ختم ہوئی ہے

یہ آگ لگنے سے پہلے کا وقت ہے لوگو

پھر اس کے بعد تو تختہ نہ تخت ہے لوگو

جناب چیئر مین صاحب، یہاں پہ جو قرارداد لائی گئی، ہمارے علم کے بغیر، ہمارے دستخطوں کے بغیر لائی گئی۔ ہم جب بھی قرارداد لاتے ہیں تو ہم پورے ہاؤس کو اعتماد میں لیتے ہیں لیکن عبدالسلام صاحب کو کچھ نمبر بڑھانے کا بہت شوق ہوتا ہے حالانکہ ان کو منسٹری و انسٹری نہیں ملتی، ابھی تو ٹائم ہی ختم ہو گیا ہے۔ تو یہ جب نمبر ز اپنے بڑھاتے ہیں تو کبھی سندھ کے خلاف قرارداد آجاتی ہے کبھی، جناب سپیکر صاحب، میں چھوٹا سا ایک سوال ان سے کرنا چاہتی ہوں کہ اس فلور سے میں نے کتنی دفعہ یہ Offer کی تھی جب پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی تین سال آٹھ مہینے، تو میں نے اس فلور سے دس دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جیسے پرویز خٹک صاحب ہم سب اپوزیشن کو ساتھ لے کر لیکن ان کو پتہ تھا کہ وہاں پر (ن) کی حکومت ہے ان کی بات نہیں مانی جائے گی اور یہاں پہ ان کو پتہ تھا کہ ہماری حکومت ہے ہماری بھی بات نہیں مانی جائے گی تو انہوں نے Ignore کیا۔ ہم نے ان کے ساتھ ان کو کہا کہ چلیں ہمارے ساتھ، اس وقت آپ کھڑے ہو کے ذرا یہ بات کرتے ناں کہ چلیں ساری یہ اسمبلی ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں، ہم عمران خان سے بھی درخواست کرتے ہیں اور ابھی بھی میں آپ کو یہ دعوت دیتی ہوں کہ چلیں سی ایم صاحب کو کہیں کہ قدم بڑھائیں ہم ان کے ساتھ ہیں، ساری اپوزیشن ان کے ساتھ روڈ پہ ہوگی اسلام آباد میں، اپنا حق لے گی اور جو لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اس کے خلاف بھی آواز اٹھائے گی اور مرنگائی پٹرول کی جو یہاں پہ باتیں ہو رہی ہیں، معاہدے تو سامنے آچکے ہیں کہ کس نے معاہدہ کیا کہ ہر مہینے جو ہے تو وہ پٹرول کی قیمت جو ہے تو وہ کتنی بڑھے گی؟ کس نے معاہدہ کیا کہ ہر مہینے بجلی کافی یونٹ کتنا منگا ہوگا؟ وہ تو آپ، ہماری حکومت تو جا رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہر صوبے میں کچھ شہر پسند لوگ ہوتے ہیں میں ان کا

نام نہیں لینا چاہتی، ہر صوبے میں کچھ شرپسند لوگ ہوتے ہیں جو کہ پٹھانوں کو لڑواتے ہیں سندھیوں کے ساتھ، سندھیوں کو لڑواتے ہیں پٹھانوں کے ساتھ، پنجاب میں لڑواتے ہیں بلوچوں کے ساتھ، کے پی میں لڑواتے ہیں پنجابیوں کے ساتھ، اسی طرح بلوچستان میں لڑواتے ہیں ہزاریوں کے ساتھ، ہزاریوں کو لڑواتے ہیں بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ، بم دھماکے ہوتے ہیں ہزاریوں پہ یہاں پہ لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ جب یہ فسادات شروع ہوئے میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور میں ان شرپسندوں کو کہتی ہوں کہ بڑی بڑی باتیں اور بڑی بڑی داڑھیوں سے جو ہے تو وہ شرپسندی نہ پھیلائیں، شرپسندی نہ پھیلائیں۔ اسی وقت مراد علی شاہ نے آرڈر کیا اور اسی وقت Notification جاری کیا کہ جس پٹھان بلوچ یا پنجابی کے ساتھ اگر ظلم ہوا تو اس کی ذمہ دار جو ہے تو وہ سندھ حکومت ہوگی اور انہوں نے یہ Notification جاری کیا کہ اگر پولیس نے اس میں غفلت سے کام لیا، وہ Notification میرے پاس گھر میں پڑا ہوا ہے میں نے ان سے کل منگوا لیا ہے اور میں وہ کل آپ کو دوں گی وہ Notification۔ بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ لوگوں کے منتیں تر لے کر رہے ہیں کہ آئیں اپنے صوبے کے حقوق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں چاہے وہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے، چاہے وہ شہباز شریف کی گورنمنٹ ہے۔ میں آپ کو کہتی ہوں چلیں میرے ساتھ میں سب سے آگے ہوں گی، سب سے پہلے میں آگے ہوں گی اپنے اس صوبے کے غیور عوام کے حقوق کے لئے لوڈ شیڈنگ کے خلاف۔ دوسری جتنی، معاہدوں کے بغیر میں بات کر رہی ہوں، دوسری جو تمام چیزیں ہیں جو وزیرستان سے گیس نکالی جا رہی ہے اور میانوالی کو ٹرانسفر کی جا رہی ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ نگہت اور کرنٹی تھی اور ہے، یہ بشیر بلور شہید جو اس کرسی پہ بیٹھتا تھا، یہ وہ شہید تھا، یہ میاں افتخار جس کو اللہ تعالیٰ زندگی دے جس نے اپنا بیٹا کھویا، جب بم دھماکہ ہوتا تھا تو یہ تین لوگ بم دھماکے کی جگہ پہ کھڑے ہوتے تھے اور دہشتگردوں کو لکارتے تھے اور ابھی بھی لکارتے ہیں، ہے کسی میں ہمت جو دہشتگرد کو لکارتے، ہے کسی میں ہمت پی ٹی آئی کے کسی بندے میں، آپ تو ان کو اپنے دفتر دے رہے تھے، آپ تو ان کو اپنے دفتر دے رہے تھے، آپ تو 70 ہزار معصوم لوگوں اور پولیس اور آرمی کے جوانوں کو جنہوں نے انتہائی بے دردی سے شہید کیا، آپ تو ان کو دفتر دے رہے تھے، آپ کے لیڈر تو ان کو کہہ رہے تھے کہ آئیں ہمارے ساتھ مذاکرات کریں، کس بات پہ مذاکرات کریں؟ 70 ہزار بندوں کی لاشوں پر؟ آرمی کے جوانوں کی شہادتوں پر؟ پولیس کے جوانوں کی شہادتوں پر؟ اور یہ تو پاکستان پیپلز پارٹی کی لیڈر شپ تھی کہ جب بھٹو صاحب کو

کہا گیا کہ ایسٹی پروگرام کو ختم کرو تو جب ایک معافی نامہ اس کے پاس آیا، یہ تاریخی باتیں ہیں، ابھی تو آپ کی پارٹی کو واقعی بابک صاحب کی بات کہ 22 سال ہوئے ہیں کہ جب آخری، آخری دن ایک کپتان آتا ہے اور بھٹو صاحب سے پوچھتا ہے کہ یہ معافی نامہ ہے اس پہ دستخط کر دو، اس نے کہا کہ کس نے بھیجا؟ اس نے کہا ضیاء الحق نے، اس نے کہا Gentleman کیا آپ میرے باپ، میرا نام جانتے ہیں، اس نے کہا Yes Sir۔ ذوالفقار علی بھٹو، اس نے کہا میرے والد کا نام جانتے ہو، اس نے کہا Yes Sir سر شاہ نواز بھٹو، اس نے کہا ضیاء الحق کے باپ کا نام جانتے ہو، اس نے کہا نہیں سر، تو اس نے کہا معافی نامہ لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میں معافی نہیں مانوں گا اور میں اپنی دھرتی میں دفن ہوں گا اور پھر وہ خوشی خوشی تختہ دار پہ چڑھ گیا، آج آپ لوگ سب ہم جو پاکستانی محفوظ ہیں تو آج اللہ کے بعد بھٹو شہید کی وجہ سے یہ اس نے ایسٹی پروگرام کو Rollback نہیں ہونے دیا۔ پھر اس کے بعد بی بی شہید کو کہا گیا کہ مت آنا تمہیں مار دیا جائے گا، تمہیں قتل کر دیا جائے گا، بی بی شہید نے کہا میں نے اپنے لوگوں کے درمیان جانا ہے، جب وہ آتی ہیں تو ان کو شہید کر دیا جاتا ہے اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچے رہ جاتے ہیں لیکن ان کے وہ الفاظ کہ جب نواز شریف کے ساتھ وہ بیٹھا جمہوریت کر رہی تھی تو اس وقت انہوں نے کہا کہ جمہوریت بہترین انتقام ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم جمہوریت پہ یقین رکھتے ہیں۔ ہم (مداخلت) میرا خیال ہے کہ شاید یہاں کوئی میراثی آیا ہو ہے جو نعرے لگا رہا ہے، نہیں تو یہ نعرے کس لئے لگا رہے ہو آپ، جب میری تقریر ہو رہی ہے اب تو تمہاری تقریر ہو گی تو میں تمہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم! چیئر کو Address کریں میڈم۔

محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: نہیں یہ بات غلط ہے۔

جناب مسند نشین: میڈم!

محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: یہ بات غلط ہے میراثیوں کی طرح تو آپ لوگ نعرے لگاتے ہو۔

جناب مسند نشین: میڈم! چیئر کو Address کریں میڈم۔

محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: نہیں؟

جناب مسند نشین: چیئر کو Address کریں۔

محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: چیئر مین صاحب! آپ ان کو سمجھائیں کہ ان کی تقریر کے دوران کسی نے

بھی نعرہ لگایا۔

جناب مسند نشین: چیئر-----

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: یا کسی نے بھی کوئی بات کی-----

جناب مسند نشین: میڈم! چیئر کو Address کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: تو میں پھر ان کے ساتھ وہ حساب کروں گی نہیں۔

جناب مسند نشین: میڈم! چیئر کو Address کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: نہیں یہ آپ کی چیئر آپ کو اس چیز کی آپ Custodian of the House اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں چیئر پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب مسند نشین: آپ میڈم! ان کو چھوڑیں، چیئر کو Address کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: میں چیئر ہی کو Address کر رہی ہوں، میں ان کو Address کر رہی ہوں۔

جناب مسند نشین: ان کو چھوڑ دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: میں آپ کو تو آپ کا نام لے رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب تاج محمد، معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مال و املاک اپنی نشست پہ کھڑے ہو گئے)

جناب مسند نشین: آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔ تزد صاحب! آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: Wind-up کریں کیونکہ آپ لوگوں کی بات ہو رہی ہیں۔

جناب مسند نشین: تزد صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: کیونکہ آپ لوگ، میں Wind-up ہی کروں گی، کیوں میں Wind-up کروں؟

جناب مسند نشین: تزد صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: کنبینئی پہ آرام باندھی، حکیم خان لڑ پہ آرام کنبینئی۔

جناب مسند نشین: تاج محمد! پلیز بیٹھ جائیں آپ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: تاسو ہسپی نمبری د میدیا-----

جناب مسند نشین: بنہ تہ وایہ بی بی! وایہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: پہ حوالیہ باندھی مہ جو پروئی مہربانی او کړی او ته ما،
تاسو نمبرې مہ جو پروئی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بی بی! وایہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: زہ حقائق بیان نوؤ مہ لگیا یمہ۔ میں حقائق بیان کر رہی ہوں، میں
حقائق بیان کر رہی ہوں۔

جناب مسند نشین: وای بی بی! پلیز۔ بی بی! لہرز زروای۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے ان نوجوانوں
کو، ان نوجوانوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، پنجاب کی بات تو رہ گئی، وہ تو ہم نے مبارکباد دے دی، اب جو لوگ
اس بات پہ بھی شرمندہ نہ ہوں جن کا دل اتنا بھی بڑا نہ ہو کہ وہ مبارکباد لے کر بھی پنجاب کی بات کرتے
ہیں، آفرین ہیں ان لوگوں پہ جو ہارے ہیں اور انہوں نے اپنی ہار کو شکست، شکست کو تسلیم کیا ہے۔ بہر حال
میں اپنے اصل موضوع کی طرف آتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر صوبے میں شریک لوگ موجود
ہوتے ہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: آپ دیکھیں آپ کو کون Disturb کر رہا ہے، Are you part of the
PTI? Are you the Custodian of the House?

جناب مسند نشین: Madam! Custodian of the House ہو کے بیٹھ کے ہی بات کر رہا
ہوں آپ سے کہ آپ تھوڑا ٹائم شارٹ لے لیں کیونکہ دو قراردادیں اور بھی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: میں پیپلز پارٹی کی نمائندہ ہوں اس وقت کوئی اور نمائندہ نہیں ہیں۔

جناب مسند نشین: آپ اس کے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: آپ کی، جو انٹریزولیشن آپ کی نہیں تھی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: آپ اگر، آپ اگر ایک ایک پارٹی کو، اگر آپ اپنے ہی لوگوں کو ایک ایک
گھنٹہ تقریر کرنے کے لئے دے سکتے ہیں تو مجھے کیوں نہیں دے سکتے؟

جناب مسند نشین: میڈم! آپ کی جو انٹریزولیشن نہیں تھی آپ کو ٹائم میں نے دے دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: تو اس کے باوجود یہ اس لئے کہ جو انٹ ریزولوشن اس لئے نہیں تھی کہ انہوں نے ہم سے مشورہ نہیں کیا ہے یہ ایک طرفہ ریزولوشن ہے جس کو میں نہیں مانتی ہوں جس کو میں نہیں مانتی ہوں یہ جو انٹ ریزولوشن نہیں ہے، یہ ان کی جو انٹ یک طرفہ ریزولوشن ہے، اس پہ میں واک آؤٹ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: پلیز تاسو پلیز کب نیئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: بہر حال جناب سپیکر، میں Wind-up کرتی ہوں۔

جناب مسند نشین: کر لیں نا آپ کر لیں گے نا آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: میں Wind-up کرتی ہوں، میں Wind-up کرتی ہوں۔

جناب مسند نشین: جی جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب چیئر مین صاحب، بات یہ ہے کہ یہ ریزولوشن لانے کا As such یہ ماحول کو خراب کرنے کا وقت ہے، وہاں پہ سارا Settled بھی ہو گیا ہے، وہاں پہ پختونوں کی جان کی بھی حفاظت ہے، وہاں پہ ہمارے صدر صاحب ان سے ملے، ہمارے زرداری صاحب وہاں پہ بیٹھے، بلاول صاحب نے ان سے بات کی، سب کچھ ہوا، یہ اپنے نمبر بڑھانے کے لئے اگر یک طرفہ ریزولوشن لے کر آتے ہیں تو اس سے ہمیں کچھ نہیں ملتا۔ بہر حال میں آخر میں پھر کہوں گی کہ ایک زرداری سب سے یاری، ایک زرداری سب سے یاری۔ بس۔

جناب مسند نشین: Thank you Madam! Thank you۔ جی کامران، بنگش صاحب، جی

کامران۔۔۔۔۔

ایک آواز: ایک زرداری سب کی بیماری۔

جناب کامران خان، نگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بہت شکریہ آپ کا مسٹر سپیکر۔ مسٹر چیئر مین، بات ایک قرارداد سے شروع ہوئی، قرارداد یہ تھی کہ سندھ میں جو پختون یا کوئی بھی پاکستانی تجارت اور کاروبار کی غرض سے جائے یا کوئی بھی سندھی پختونخوا آئے، پنجاب آئے، کوئی بھی پختونخوا سے پنجاب جائے ہر ایک پاکستانی کو پاکستان میں جینے کا حق ہے، یہ بات یہاں سے چھڑی لوگوں کو کیوں مرچیں گی یہ ذرا سوچنے والی بات ہے۔ مسٹر سپیکر، ادھر ہم نے تاریخ کی بہت بڑی بڑی کتابیں پڑھیں کہ جیل میں یہ ہوا اور فلاناں جگہ پہ یہ ہوا اور وہ ہوا۔ مسٹر سپیکر، ہمیں بتایا جائے کہ ضیاء الحق کے وارث، ضیاء الحق کے سیاسی بیٹے کے

ساتھ آج کون بیٹھا ہوا ہے، آج ضیاء الحق کی روح نہیں تڑپ رہی ہوگی، وہ شخص جو کہہ رہا تھا کہ میں زرداری کو لاڑکانہ اور سکھر اور کراچی کی سڑکوں پر گھسیٹوں گا، آج آپ اس کا دفاع کر رہے ہیں، یہ کہاں کی سیاست ہے؟ مسٹر سپیکر! آج (مداخلت) آج آپ ایک قوم پرست جماعت ہو کر یہ کون میراثی بول رہا ہے مسٹر سپیکر! اب ذرا سنیں، سننے کی ہمت کریں، سنیں آپ۔ مسٹر سپیکر، پختونوں کے نام پر سیاست ہو رہی تھی آج جو کہہ رہے تھے کہ جو کل تک کہہ رہے تھے کہ مسٹر سپیکر، ہم پنجاب کی غلامی منظور نہیں کرتے آج اسی پنجاب کو Defend کر رہے ہیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ Defend کریں، آپ بھی لوگوں کے سامنے بے نقاب ہو جائیں گے۔ مسٹر سپیکر، بے نظیر بھٹو شہید جو اس قوم کی بیٹی تھی، جس کی ایک جد و جہد تھی اس کے لئے القابات اسمبلی فلور پر کس جماعت نے کہے، کون کونسے القابات تھے، وہ نازیبا القابات میں۔ یہاں پہ نہیں کہہ سکتا، آج آپ اس کو Defend کریں، کریں آپ، آپ کا ووٹر، آپ کا سپورٹر، یہ جانیں بے شک جانیں گے کہ ضیاء الحق کی روح کے ساتھ یا بھٹو کی روح کے ساتھ یا بے نظیر بھٹو شہید کی روح کے ساتھ کون عدا ہے اور کون وفادار ہے، اس سے ہمیں کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ مسٹر سپیکر، آپ ہمیں ایک ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا لیتے ہیں کہ پختونخوا ہے، پختونستان ہے، افغانستان ہے، آپ وہ کریں لیکن جب پختونوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، پختون پاکستان کا حصہ ہے مسٹر سپیکر، تو آپ توجیہات پہ چلے جاتے ہیں کہ جی آپ نے کیا کیا، آپ نے یہ نہیں کیا، آپ نے وہ نہیں کیا؟ غیرت کی بات کرتے ہیں تو غیرت Show کریں، مذمت کریں اس کی کہ انہوں نے زیادتی کی ہے، آپ تو جا کے ایم کیو ایم کے ساتھ بیٹھ گئے، آپ NA-245 پہ ایم کیو ایم کے ساتھ اتحاد کر گئے جس کو آپ کہتے تھے کہ یہ پختونوں کے قاتل ہیں۔ مسٹر سپیکر، یہاں پہ سمجھ نہیں آرہی کہ وہاں پہ ایک پختون کے اوپر، ایک پاکستانی کے اوپر تشدد ہوتا ہے اور اسی کو ہی جیل میں ڈال دیتے ہیں، یہاں پہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے آرڈر ایشو کیا اس نے یہ کیا اور اس نے وہ کیا۔ بھائی اپنے عمل کا جواب دیں آپ، یہ آپ کا عمل ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور پھر اس کے اوپر ریاستی تشدد بھی ہو رہا ہے، اس کو جیل میں بھی ڈالا گیا ہے، یہ پختون پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ مسٹر سپیکر، آپ کے زبانوں پر اس وقت کیوں تالے لگتے ہیں جب قبائلی اضلاع کے 21 ارب روپے روک دیئے جاتے ہیں آپ پھر بات کرتے ہیں پختونوں کی؟ آپ کے زبانوں پر اس وقت تالے لگ جاتے ہیں جب 5 ارب روپے صرف، 5 ارب روپے مسٹر سپیکر، صحت کارڈ کے 5 ارب روپے قبائلی اضلاع کے 55 لاکھ لوگوں کے بند کئے جاتے ہیں، آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں،

آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، پھر آپ ہمیں کہتے ہیں کہ غیرت دکھائیں۔ مسٹر سپیکر، 700 ارب روپے، 700 ارب روپے کی Petroleum levy لگی یہ خیبر پختونخوا کا حصہ تھا اگر GST لگتی ہے یا Federal Excise Duty لگتی ہے، آپ نے خیبر پختونخوا کے حق پر 700 ارب کا ڈاکہ ڈالا، آپ کے منہ پر چپ کا تالا لگ جاتا ہے، وہاں پہ آپ، آپ آجاتے ہیں آپ Defend کرنا شروع کر جاتے ہیں کہ جی مریم نواز ایسی، مریم نواز کے الفاظ آپ کو یاد ہیں مسٹر سپیکر، وہ اپنے سیاسی مخالفین کے بارے میں کیا باتیں کرتی ہیں؟ اس کے اوپر آپ کے زبان سے کبھی بات نکلی ہے وہ تو خاتون ہے ہم بات نہیں کر سکتے، اس کے بارے میں ہم بات نہیں کر سکتے لیکن وہ اور خواتین اور مردوں کے بارے میں کیا باتیں کرتی ہیں؟ اس پہ آپ کی غیرت نہیں جاگی، آپ ادھر ہمیں History، تاریخ کی Geography کی الگ سے تاریخ بتا رہے ہیں۔ کس نے، کس نے شہید کیا تھا ذوالفقار علی بھٹو کو؟ کس نے کہا تھا کہ ہم ان کو لاڑکانہ اور کراچی کی سڑکوں پر کھینٹیں گے، آج آپ دو منسٹریوں کے لئے یا چودہ منسٹریوں کے لئے آپ اپنے شہیدوں کا خون بھی بھول گئے، آپ ہمیں ادھر غیرت کی لیکچر دے رہے ہیں اور اپنی حالت آپ کی یہ ہے۔ بات ہوئی ہے کہ سندھ میں زیادتی ہوئی ہے، وہ پاکستانی ہے، وہ مزدوری کی غرض سے گئے ہوئے ہیں، ان کے دکانوں کو جلایا جا رہا ہے آپ ہمیں یہاں پہ بات کریں کہ نہیں جی اس نے ٹولیر ایشو کر دیا، کونسا لیٹر ہے؟ اس کو جیل میں ڈال دیا ہے یہ والا لیٹر آپ نے ایشو کر دیا ہے؟ آپ بیٹھے گئے ہیں NA-245 پہ ایم کیو ایم کے ساتھ جس کو کل تک آپ ہمیں کہہ رہے تھے کہ یہ پختونوں کے قاتل ہیں، یہ کہاں کی آپ کی سیاست ہے؟ مسٹر سپیکر، آپ مجھ سے تب احتساب کریں جب آپ اپنا احتساب تو پہلے کریں، یہ آپ کا اپنا احتساب ہے کہ کل تک جس کو برا بھلا کہہ رہے تھے کل تک جس کو کہہ رہے تھے کہ ہم اس کے غلامی نہیں کرتے آج اس کو ہر جگہ پہ Defend کرتے آرہے ہیں، نہ آپ کو وہ گورنری دے رہے ہیں، نہ آپ کو وہ منسٹری دے رہے ہیں۔ تو مسٹر سپیکر، اس ہاؤس میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہاں پہ کوئی ان پڑھ گوار بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہم بھی تاریخ کے سٹوڈنٹس ہیں، ہم بھی جمہوریت کے سٹوڈنٹس ہیں، آپ بتائیں جواب دیں ذوالفقار علی بھٹو کو کس نے شہید کیا تھا، آج آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ؟ آج آپ ان کو Defend کر رہے ہیں ہمارے سامنے ادھر، بے نظیر بھٹو شہید کے بارے میں وہ القابات میں نہیں کہہ سکتا یہاں پہ۔ مسٹر سپیکر، اس ہاؤس کو اس خیبر پختونخوا کے گریڈ جے کے کو جو بابت صاحب نے کہا ہے کہ ہم نمائندہ جے جے ہیں، آپ مجھے Age کی وجہ سے، میری عمر کی وجہ سے آپ مجھے اس سسٹم سے نہیں نکال سکتے کہ آپ بہت ماشاء اللہ بہت

سینیئر ہیں اور میں بہت Young لڑکا آ گیا ہوں ادھر اور آپ مجھے کہیں گے یا کوئی آپ کو یہ بات کرے تو آپ اس کے بارے میں یہ کہیں کہ یہ میراثی ہیں۔ مسٹر سپیکر، یہ ڈرامے اب پاکستان کی عوام نہیں برداشت کریں گے، اس کے اوپر 25 مئی کو پنجاب میں جو کچھ ہوا پختونوں کے ساتھ اور پاکستانیوں کے ساتھ، اس پہ سب کو چپ کاروزہ لگا ہوا ہے، کوئی بات نہیں کر رہا ہے۔ مسٹر سپیکر، کل کے الیکشن میں خیبر پختونخوا کے لوگوں کے اوپر پنجاب میں داخلے پر پابندی لگی، کسی نے بات کی؟ سندھ میں پختونوں کے کاروبار جلانے جارہے ہیں اور ان کو مارپیٹ کر پھر جیل میں بھی ڈالا جاتا ہے، آپ بات کرتے ہیں کہ جی کچھ نہیں ہوا لیٹر ایٹو کر دیا ہے اور یہ نمبر بڑھا رہی ہیں یہ نمبر ہیں، یہی نمبر تو آپ آج تک بڑھا رہے تھے لیکن عوام نے پہچان لیا ہے آپ کو، آج آپ ایک منسٹری اور ایک گورنری کے لئے سب کچھ بیچ ڈالیں، نہ وہ پختونخوا رہ گیا، نہ وہ پختونستان رہ گیا، نہ وہ افغانیہ رہ گیا اب یہ باتیں بھی ہمیں کرنی ہیں۔ مسٹر سپیکر، ذوالفقار علی بھٹو شہید، بے نظیر بھٹو شہید، باچا خان بابا، آج کی یہ جماعتیں ان کی جماعتیں نہیں ہیں، آج ان کی روح کو تکلیف پہنچ رہی ہوگی کہ یہ کیا بات کر رہے ہیں، کیا عمل کر رہے ہیں؟ آپ ہم سے پہلے پوچھنے سے پہلے (مداخلت) اچھا آپ بہت عقل مند ہیں، آپ نے بات کی ہے آپ ہم سے زیادہ عقل مند ہیں لیکن عوام کو بھی آپ بے وقوف نہ سمجھیں۔ خیبر پختونخوا اور پاکستان کے عوام بھی عقل مند ہیں، وہ ان ڈراموں سے آپ کے مزید دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ یہ دھوکے مزید نہیں چلیں گے کہ ایک ہاتھ میں آپ کی چھری ہو اور دوسرے ہاتھ میں آپ ہاتھ ملانا شروع کر دیں۔ جب آپ الیکشن میں جائیں گے پھر کہیں گے۔ "خپلہ خاورہ خپل اختیار نہ منو د بل اختیار"۔ بہت اچھی بات ہے لیکن پھر آپ نے یہ نہیں کہنا کہ میں پنجاب کی غلامی نہیں کر سکتا۔ اب آپ بیٹھے ہوئے ہیں پنجاب کے ساتھ، ایک منسٹری کے لئے آپ ان کو Defend کر رہے ہیں، ادھر ہاؤس میں دو دو گھنٹے تقریریں کرتے ہیں ان کو Defend کرنے کے لئے۔ مسٹر سپیکر، جو موجودہ حکومت ہے وہ غاصبوں کی حکومت ہے، وہ غاصبوں کی یہ یہ ادھر کدھر گیا میر کلام؟ راؤ انوار کی وجہ سے انہوں نے سیاست شروع کی تھی اور راؤ انوار کس کا بیٹا ہے وہ، کس کا کہہ رہے تھے کہ وہ میرا بیٹا ہے، کس کا بغل بچہ تھا وہ؟ یہ کیا عوام کو آپ نے کوئی بھڑکریوں کا ریوڑ سمجھا ہوا ہے کہ آپ بات کریں گے اور ہم ادھر دو دو گھنٹے آپ کی تقریریں سنیں گے اور غلط تارتت بتا رہے ہیں آپ، (مداخلت) آپ غلط تارتت نہیں بتا رہے ہیں، اب آپ سنیں۔ (مداخلت) میں بات کروں گا تو پھر آپ کو کہوں گا کہ کون میراثی بول رہا ہے؟ خاموش ہو جائیں آپ۔ (تالیاں) راؤ انوار کس

کا بغل بچہ ہے مسٹر سپیکر، بتائیں آپ مجھے۔ مسٹر سپیکر، یہ ڈرامے بازیاں بہت چلی ہیں، یہ 90 کی سیاست میں بہت زیادہ ڈرامے بازیاں چلی ہیں۔ یہ ایف آئی آرز کٹوانا، یہ اوروں کو دھککانا، یہ اوروں کو Emotional blackmail کرنا، یہ بات ختم ہو گئی ابھی مسٹر سپیکر۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ فانا کے یہ جو 2009 میں ہوا مسٹر سپیکر، اس وقت کس پختون کی غیرت جاگی تھی کہ 2009 میں انک پہ بھاڑ لگایا گیا، یہ (ن) لیگ والوں نے لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چھوڑتے۔ آٹا، آٹا آپ کا صرف پنجاب میں ہے وہ خیر پختونخوا کے اوپر بند ہے۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: بنگش صاحب! کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کس نے کی ہے کورم کی نشاندہی؟

جناب مسند نشین: نگہت بی بی نے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ابھی تو میں نے شروعات کی تھیں، ابھی سے ان کو کورم یاد آگیا۔
جناب مسند نشین: جی گنتی او کپڑی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

جناب مسند نشین: تعداد کم ہے۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب مسند نشین: سیکرٹری صاحب! گنتی کر لیں دوبارہ۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی مگر کورم پورا نہیں ہوا)

جناب مسند نشین: Quorum incomplete ہے۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 19 جولائی 2022ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

[آرٹیکل 65 اور 127]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

میں،.....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے

پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا: کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے: اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں

گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]